"ترجمان السنۃ" کا ایک باب

الامام المہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ

تالیف

زبدۃ المحدثین حضرۃ مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی قدس سرہ، فاضل دیوبند

تلمیذ ارشد امام المحدثین حضرۃ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ

ناشر

سید احمد شہید اکیڈمی

لاہور ○ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

کچھ سال سے زیادہ عرصہ ہو رہا ہے کہ پاکستان کے عوام و خواص میں "سیدنا الامام المھدی رضوان اللہ علیہ وسلامہٗ" کی ذاتِ اقدس مختلف انداز سے موضوعِ گفتگو بنی ہوئی ہے "الامام المھدیؑ" کے بارے میں سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس میں تکرار کرے۔

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا سید محمد بدرِ عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تلمیذ ارشد خاتم المحدثین شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی شہرۂ آفاق تالیف "ترجمان السُّنّۃ" میں "الامام المھدیؑ" کے عنوان سے پورا ایک باب لکھا ہے۔ حالات کے تقاضے کے تحت اس کو الگ شائع کیا جارہا ہے۔

احقر نفیس الحسینی

۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ

کریم پارک۔ لاہور

ترجمان السنۃ کا ایک باب

الامام المہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ

تالیف

زبدۃ المحدثین حضرۃ مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی قدس سرہٗ، فاضل دیوبند
تلمیذ ارشد امام المحدثین حضرۃ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ

ناشر

سید احمد شہید اکیڈمی

لاہور ○ پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر		نمبر شمار
۵	امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کا نام و نسب و حلیہ شریف	۱
۵	آپ کے ظہور سے پہلے سفیانی کا خروج شاہ روم اور مسلمانوں کی جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔	۲
۶	امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کی تلاش اور اُن سے بیعت کرنا۔	۳
۶	خراسانی سردار کا امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کی اعانت کے لیے فوج روانہ کرنا اور سفیانی کے لشکر کا تباہ ہو جانا۔	۴
۷	عیسائیوں کا مسلمانوں کے مقابلے کے لیے اجتماع اور امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کے ساتھ خونریز جنگ اور آخر میں امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کی فتح مبین۔	۵
۷	ستر ہزار فوج کے ساتھ امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کی فتح قسطنطنیہ کے لیے روانگی اور ایک نعرہ تکبیر سے شہر کا فتح ہونا۔	۶
۸	امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کا دجّال کی تلاش کے لیے ایک دستہ روانہ فرمانا اور اُن کی افضلیت کا حال۔	۷
۸	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا اُترنا اور اس وقت کی نماز امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کی امامت میں ادا کرنا۔	۸
	امام مہدی رضوان اللہ علیہ و سلامہٗ کے عہد کی خوشحالی اور اُس کی مدّت	۹

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر		نمبر شمار
۸	اور اُن کی وفات۔	
۱۷	امام مہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ کا نام اور اُن کا نسب اور حلیہ شریف۔	۱۰
۲۰	امام مہدی رضوان اللہ علیہ وسلامہ کا ظہور اور حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم علیہ السّلام کے درمیان اہلِ مکّہ کی ان سے بیعت کرنا۔	۱۱
۳۵	سفیانی کا نکلنا اور مقام بیداء میں اپنی فوج کے ساتھ ہلاک ہونا۔	۱۲
۳۹	دجّال اکبر۔	۱۳
۴۵	ابن صیاد کا نام اور اُس کے باپ کا حلیہ اور اس کی عجیب و غریب صفات کا بیان۔	۱۴
۵۸	دجالی فتنہ۔	۱۵

Presented by www.ziaraat.com

الامام المھدی

رضوان اللہ علیہ وسلامہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام مہدی کی احادیث مطالعہ فرمانے سے قبل ان کا مختصر تذکرہ معلوم کرلینا ضروری ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں،

حضرت امام مہدی کا نام ونسب اور ان کا حلیہ شریف

حضرت امام مہدی سید اور اولادِ فاطمہ زہراؓ میں سے ہیں۔ آپ کا قد وقامت قدرے لانبا، بدن چست رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگدل ہوکر کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔ آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا۔ سید برزنجیؒ اپنے رسالہ الاشاعت میں تحریر کرتے ہیں کہ تلاش کے باوجود مجھ کو آپ کی والدہ کا نام روایات میں کہیں نہیں ملا۔

آپ کے ظہور سے قبل سفیانی کا خروج۔ شاہ روم اور مسلمانوں میں جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔

آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب وشام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص[1] پیدا ہوگا۔ جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملکِ شام ومصر کے اطراف میں چلیگا اس درمیان میں بادشاہِ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کرلے گا۔ بادشاہِ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملکِ شام میں پہنچ جائیگا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی۔ یہ سُن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں دینِ اسلام

[1] حسب بیان سید برزنجی یہ شخص خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔ امام قرطبی نے اپنے تذکرہ میں اس کا نام عروہ تحریر فرمایا ہے۔ سید برزنجی نے اپنے رسالہ الاشاعت میں اس کا حلیہ اور اس کے دور کی پوری تاریخ تحریر فرمائی ہے مگر اس کا اکثر حصہ موقوف روایات سے ماخوذ ہے اسی لئے ہم نے شاہ صاحبؒ کے رسالہ سے اس کا مختصر تذکرہ نقل کیا ہے امام قرطبیؒ نے بھی امام مہدی کے دور کی پوری تاریخ نقل فرمائی ہے۔ تذکرہ قرطبی گو اس وقت دستیاب نہیں مگر اس کا مختصر مؤلفہ امام شعرانی عام طور پر ملتا ہے قابلِ ملاحظہ ہے۔ سید برزنجی کے رسالہ میں امام مہدی کے زمانہ کے مفصل اور مرتب تاریخ کے علاوہ اس باب کی مختصر حدیثوں میں جمع و تطبیق کی پوری کوشش کی گئی ہے لیکن چونکہ اس باب کی اکثر روایات ضعیف ہیں اس لئے ہم نے ان کے درمیان تطبیق نقل کرنے کی چنداں اہمیت محسوس نہیں کی۔

Presented by www.ziaraat.com

غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہِ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملکِ شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی، باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے، تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دور ہوں۔ اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

امام مہدی کی تلاش اور ان سے بیعت کرنا

حضرت امام مہدی اُس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس ڈر سے کہ بادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدالِ عظام آپ کو تلاش کریں گے بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا۔ اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی "هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْا" اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئیں گی۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدالِ عظام آپ کی صحبت میں اور ملکِ عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو "تاج الکعبہ" کہتے ہیں)

خراسانی نصرانی کا امام مہدی کی اعانت کے لئے فوج روانہ کرنا اور سفیانی کے لشکر کا ہلاک و تباہ ہو جانا

نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لیکر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا۔ جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشکر کے مقدمۃ الجیش کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی (جس کا ذکر اوپر گذر چکا) اہل بیت کا دشمن ہوگا اس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی، حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے

Presented by www.ziaraat.com

عیسائیوں کا مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے اجتماع اور امام مہدی کے ساتھ خونریز جنگ اور آخر میں امام مہدی کی فتح مبین

ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہو جائیں گے ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے۔ اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی کل تعداد ۸۴۰۰۰۰ ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائے گا، خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر و احد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ توفیق ایزدی فتحیاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ یا میدانِ جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ دوسرے دن پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدانِ جنگ سے واپس نہیں آئیں گے باہر جائیں گے، اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جام شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ چوتھے روز حضرت امام مہدی رسد گاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائیگا۔

عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو نکل جائے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے اس کے بعد حضرت امام مہدی بے انتہا انعام واکرام اس میدان کے شیر دل جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فی صدی صرف ایک ہی آدمی بچا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی بلادِ اسلام کے نظم و نسق اور فرائض و حقوق العباد کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے، چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان

ستر ہزار فوج کے ساتھ امام مہدی کی فتح قسطنطنیہ کیلئے روانگی اور ایک نعرۂ تکبیر سے شہر کا فتح ہو جانا

مہمات سے فارغ ہو کر فتح قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے بحیرۂ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلۂ بنو اسحٰق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فصیل شہر کے قریب

Presented by www.ziaraat.com

پہنچ کر نعرۂ تکبیر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نام خدا کی برکت سے یکایک گر جائے گی۔ مسلمان یلغار کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گذرے گا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے

امام مہدی کا دجال کی تحقیق کیلئے ایک مختصر دستہ روانہ فرمانا اور ان کی فضیلت کا حال

کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ لشکر کے آگے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے اس میں کچھ عرصہ نہ گذرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائیگا اور قبل اس کے کہ وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آ چکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہوں گے اور اسباب حرب و ضرب تقسیم کرتے ہوں گے کہ مؤذن عصر کی اذان دے گا۔ لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور اس وقت کی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کرنا

دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ۔ پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔ آپ اس کے ذریعہ سے نازل ہو کر امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کیلئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو فقط قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

امام مہدی کے عہد خلافت کی خوشحالی اور اس کی مدت اور ان کی وفات

تمام زمین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عدل و انصاف سے بھر جائے گی منور و روشن ہو جائے گی ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ و جدال میں، اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریگا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔

Presented by www.ziaraat.com

بعد ازاں امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہوجائے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے لہ

(رسالہ علامات قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہ)

لہ اس موقع پر یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ شاہ صاحب موصوف نے یہ تمام سرگزشت گو حدیثوں کی روشنی ہی میں مرتب فرمائی ہے جیسا کہ احادیث کے مطالعہ سے واضح ہے مگر واقعات کی ترتیب اور بعض جگہ ان کی تعیین یہ دونوں باتیں خود حضرت موصوف ہی کی جانب سے ہیں حقیقت یہ ہے کہ حدیث و قرآن میں جو قصص و واقعات بیان کئے گئے ہیں خواہ وہ گذشتہ زمانے سے متعلق ہوں یا آئندہ سے ان کا اسلوب بیان تاریخی کتابوں کا سا نہیں بلکہ حسب مناسبت مقام ان کا ایک ایک ٹکڑا متفرق طور پر ذکر میں آگیا ہے پھر جب ان سب ٹکڑوں کو جوڑا جاتا ہے تو بعض مقامات پر کبھی اس کی کوئی درمیانی کڑی نہیں ملتی کہیں ان کی ترتیب میں شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر بعض خام طبائع تو اصل واقعہ کے ثبوت ہی سے دست بردار ہوجاتی ہیں۔ حالانکہ غور یہ کرنا چاہئے کہ جب قرآن و حدیث کا اسلوب بیان ہی وہ نہیں جو آج ہماری تصانیف کا ہے تو پھر حدیثوں میں اس کو تلاش ہی کیوں کیا جائے؟ نیز جب ان متفرق ٹکڑوں کی ترتیب صاحب شریعت نے خود بیان ہی نہیں فرمائی تو اس کو صاحب شریعت کے سر کیوں رکھ دیا جائے۔ لہٰذا اگر اپنی جانب سے کوئی ترتیب قائم کر لی گئی ہے تو اس پر جزم کیوں کیا جائے۔ ہوسکتا ہے کہ جو ترتیب ہم نے اپنے ذہن سے قائم کی ہے حقیقت اس کے خلاف ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے امور ہیں جو قرآنی اور حدیثی قصص میں تشنہ نظر آتے ہیں اس لئے یہاں جو قدم اپنی رائے سے اٹھایا جائے اس کو کتاب و سنت کے سر رکھ دینا ایک خطرناک اقدام ہے اور اس ابہام کی وجہ سے اصل واقعہ ہی کا انکار کر ڈالنا اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ واقعات کی پوری تفصیل اور اس کے اجزا کی پوری پوری ترتیب بیان کرنی رسول کا وظیفہ نہیں یہ ایک مورخ کا وظیفہ ہے۔ رسول آئندہ واقعات کی صرف بقدر ضرورت اطلاع دیدیتا ہے پھر جب ان کے ظہور کا وقت آتا ہے تو وہ خود اپنی تفصیل کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس وقت یہ ایک کرشمہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنے بڑے واقعات کے لئے جتنی اطلاع حدیثوں میں آچکی تھی وہ بہت کافی تھی اور قبل از وقت اس سے زیادہ تفصیلات ماحول کے لئے بالکل غیر ضروری بلکہ شاید اور زیادہ الجھاؤ کا موجب تھیں۔ علاوہ ازیں جس کو ازل سے ابد تک کا علم ہے وہ یہ خوب جانتا تھا کہ امت میں دین روایت اور اسانید کے ذریعہ پھیلے گا۔ اور اس تقدیر پر راویوں کے اختلافات سے روایتوں کا اختلاف بھی لازم ہوگا پس اگر غیر ضروری تفصیلات کو بیان کر دیا جاتا تو یقیناً ان میں بھی اختلاف پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اور ہوسکتا تھا کہ امت اس اجمالی خبر سے جتنا فائدہ اٹھا سکتی تھی تفصیلات بیان کرنے سے وہ بھی فوت ہوجاتا۔ لہٰذا امام مہدی کی حدیثوں کے سلسلہ میں نہ تو ہر گوشہ کی پوری تاریخ معلوم کرنے کی سعی کرنی صحیح ہے اور نہ صحت کے ساتھ منقول شدہ منتشر ٹکڑوں میں جزم کے ساتھ ترتیب دینی صحیح ہے اور نہ اس وجہ سے اصل پیشگوئی میں تردد پیدا کرنا علم کی بات ہے۔ یہاں جملہ پیشگوئیوں میں صحیح راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جتنی بات حدیثوں میں صحت کے ساتھ آچکی ہے اس کو اسی حد تک تسلیم کر لیا جائے اور زیادہ تفصیلات کے درپے نہ ہوا جائے اور اگر مختلف حدیثوں میں کوئی ترتیب اپنے ذہن سے قائم کر لی گئی ہے تو اس کو حدیثی بیان کی حیثیت ہرگز نہ دی جائے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی حدیثیں مختلف اوقات میں مختلف صحابہؓ سے روایت ہوئی ہیں اور ہر مجلس میں آپ نے اس وقت کے مناسب اور حسب ضرورت تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ یہاں یہ امر بھی یقینی نہیں کہ ان تفصیلات کے براہ راست سننے والوں کو ان سب کا علم حاصل ہو، بہت ممکن ہے کہ جس صحابی نے امام مہدی کی پیشگوئی کا ایک حصہ ایک مجلس میں سنا ہو اس کو اس کے دوسرے حصے کے سننے کی نوبت ہی نہ آئی ہو جو دوسرے صحابی نے دوسری مجلس میں سنا ہے اور اس لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ واقعہ کے الفاظ بیان کرنے میں ان تفصیلات کی کوئی روایت نہ کرے جو دوسرے صحابی کے بیان میں موجود ہے

(باقی حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Presented by www.ziaraat.com

یہاں جب آپ اس خاص تاریخ سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے احادیث پر نظر کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ امام مہدی کا تذکرہ سلف سے لے کر محدثین کے دور تک بڑی اہمیت کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہا ہے حتیٰ کہ امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ نے امام مہدی کے عنوان سے ایک ایک باب ہی علیحدہ قائم کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ جو ائمہ حدیث جنھوں نے امام مہدی کے متعلق حدیثیں اپنی اپنی مولفات میں ذکر کی ہیں ان میں سے چند کے اسمائے مبارکہ حسب ذیل ہیں، امام احمد، البزار، ابن ابی شیبہ، الحاکم، الطبرانی، ابویعلیٰ موصلی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ۔ جن جن صحابہ کرامؓ سے اس باب میں روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرت علی، ابن عباس، ابن عمر، طلحہ، عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، انس، ابوسعید، ام حبیبہ، ام سلمہ، ثوبان، قرۃ بن ایاس، علی الہلالی، عبداللہ ابن الحارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

شارح عقیدہ سفارینی نے امام مہدی کی تشریف آوری کے متعلق معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار کیا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں:

"کہ امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جا سکتا ہے اور یہ بات علمائے اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدہ کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔ ابونعیم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہم نے صحابہ و تابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کی ہیں جن کے مجموعے سے امام مہدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا امام مہدی کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقائد اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے۔"

(شرح عقیدہ السفارینی ص ۷۹ و ۸۰)

اسی طرح حافظ سیوطی نے بھی یہاں تواتر معنوی کا دعویٰ کیا ہے۔ قاضی شوکانی نے اس سلسلہ کی جو حدیثیں جمع کی ہیں ان میں مرفوع حدیثوں کی تعداد پچاس اور آثار کی اٹھائیس تک پہنچتی ہے۔ شیخ علی متقی نے بھی منتخب کنز العمال

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہاں بعد کی آنے والی امت کے سامنے چونکہ یہ ہر دو بیانات موجود ہوتے ہیں، اس لئے یہ فرض اس کا ہے کہ اگر وہ ان تفصیلات میں کوئی لفظی بے ارتباطی دیکھتی ہے تو اپنی جانب سے کوئی تطبیق کی راہ نکالے۔ اس لئے بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ یہ توجیہات راویوں کے بیانات پر پوری پوری راست نہیں آتیں۔ اب راویوں کے الفاظ کی یہ کشاکش اور تاویلات کی ناسازگاری کا یہ رنگ دیکھ کر بعض دماغ اس طرف چلے جاتے ہیں کہ ان تمام دشواریوں کے تسلیم کرلینے کے بجائے اصل واقعہ کا ہی انکار کر دینا آسان ہے۔ اگر کاش وہ اس پر بھی نظر کر لیتے کہ یہ تاویلات خود صاحب شریعت کی جانب سے نہیں بلکہ واقعہ کے خود راویوں کی جانب سے بھی نہیں بلکہ صرف ان دماغوں کی کاوش ہے جن کے سامنے اصل واقعہ کے وہ سب متفرق ٹکڑے جمع ہو کر آ گئے ہیں جن کو مختلف صحابہ نے مختلف زمانوں میں روایت کیا ہے اور اس لئے ہر ایک نے اپنے الفاظ میں دوسرے کی تعبیر کی کوئی رعایت نہیں کی اور نہ وہ کر سکتا تھا تو پھر نہ تو ان بے چارے راویوں کے الفاظ کی اس بے ارتباطی کا کوئی اثر پڑتا اور نہ ایک ثابت شدہ واقعہ کا انکار صرف اتنی سی بات پر ان کو آسان نظر آتا۔

Presented by www.ziaraat.com

میں اس کا بہت سا مواد جمع کر دیا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ منہاج السنہ میں اور حافظ ذہبی مختصر منہاج السنہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

الاحادیث التی یحتج بھا علی خروج المھدی صحاح رواھا احمد و ابو داود و الترمذی منھا حدیث ابن مسعود و ام سلمۃ و ابی سعید و علی (مختصر منہاج ص ۵۳۴)

یعنی جن حدیثوں سے امام مہدی کے خروج پر استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح ہیں۔ ان کو امام احمد امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت فرمایا ہے۔

یہ امر بھی واضح رہنا چاہئے کہ صحیح مسلم کی احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آخری زمانے میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ ہوگا جس کے زمانے میں غیر معمولی برکات ظاہر ہوں گی، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل پیدا ہوگا، دجال اسی کے عہد میں ظاہر ہوگا، مگر اس کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو وہ خلیفہ نماز کے لئے مصلے پر آچکا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ مصلے چھوڑ کر پیچھے ہٹے گا مگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے فرمائیں گے چونکہ آپ مصلے پر جا چکے ہیں اس لئے اب امامت آپ ہی کا حق ہے اور یہ اس امت کی ایک بزرگی ہے لہذا یہ نماز تو آپ انہی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے۔

یہ تمام صفات ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین کو کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف اتنی بات میں ہے کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدی ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ۔ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔ ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اس کے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہئے۔ اس لئے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام مہدی کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ مثلاً جب صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا ایک امیر امامت کے لئے مصلے پر آچکا ہوگا تو اب جن حدیثوں میں اس خلیفہ کا نام امام مہدی بتلایا گیا ہے، یقیناً وہ اسی مبہم خلیفہ کا بیان کہا جائے گا۔ یا مثلاً صحیح مسلم میں ہے کہ آخر زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال تقسیم کرے گا اب اگر دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کی یہ داد و دہش امام مہدی کے زمانے میں ہوگی تو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصداق امام مہدی کو قرار دینا بالکل بجا ہوگا۔ اسی طرح جنگ کے جو واقعات صحیح مسلم میں ابہام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اگر دوسری حدیثوں میں وہی واقعات امام مہدی کے زمانے میں ثابت ہوتے ہیں تو یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہوگا کہ صحیح مسلم میں جنگ کے جو واقعات مذکور ہیں وہ امام مہدی ہی کے دور کے

Presented by www.ziaraat.com

واقعات ہیں غالباً انہی وجوہات کی بنا پر محدثین نے بعض مبہم حدیثوں کو امام مہدی ہی کے حق میں سمجھا ہے اور اسی باب میں ان کو ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ امام ابوداؤد نے بارہ خلفاء کی حدیث کو امام مہدی کے باب میں ذکر فرما کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ بارہواں خلیفہ یہی امام مہدی ہیں۔

اب سب سے پہلے آپ ذیل کی حدیثیں پڑھئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ امام مہدی کی آمد کی صحابہ و تابعین کے درمیان کس درجہ شہرت تھی اس کے بعد پھر مرفوع حدیثوں پر نظر ڈالئے تو بشرط اعتدال و انصاف آپ کو یقین ہو جائیگا کہ امام مہدی کی آمد کا مسئلہ بیشک ایک مسلم عقیدہ رہا ہے البتہ روافض نے جو دوسری بے تکی باتیں اس میں اپنی جانب سے شامل کر لی ہیں تو ان کا نہ تو کوئی ثبوت نقل میں ملتا ہے نہ عقل ان کو باور کر سکتی ہے صرف ان کی تردید میں کسی ثابت شدہ مسئلہ کا انکار کر دینا یہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے۔

(۱) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَأَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ قُلْتُ لِأَبِيْ يَحْيٰى هٰذَا الْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يُذْكَرُ قَالَ لَا۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ الحاوی ج ۲)

حکیم بن سعد کہتے ہیں کہ جب سلیمان خلیفہ بنے اور انھوں نے عمدہ عمدہ خدمات انجام دیں تو میں نے ابویحییٰ سے کہا یہ مہدی یہی ہیں جن کی شہرت ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

(۲) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقَالَ الْمَهْدِيُّوْنَ ثَلَاثَةٌ مَهْدِيُّ الْخَيْرِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَمَهْدِيُّ الدَّمِ وَهُوَ الَّذِيْ تَسْكُنُ عَلَيْهِ الدِّمَاءُ وَمَهْدِيُّ الدِّيْنِ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ تُسْلِمُ أُمَّتُهُ فِيْ زَمَانِهٖ۔ كذا في الحاوي ص ۲

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جو لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ مہدی تین ہوں گے۔ مہدی خیر تو عمر بن عبدالعزیز تھے۔ مہدی الدم یہ وہ شخص ہے جس کے زمانے میں خونریزی ختم ہو جائے گی۔ مہدی الدین عیسیٰ بن مریم ہیں ان کے زمانے میں نصاریٰ بھی اسلام قبول کرلیں گے

وَفِيْهِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَهْدِيُّ الْخَيْرِ يَخْرُجُ بَعْدَ السُّفْيَانِيِّ۔

کعب بیان کرتے ہیں کہ مہدی خیر کا ظہور سفیانی کے ظہور کے بعد ہوگا۔

(۳) عن ابن عمر اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ الْحَنَفِيَّةِ الْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ كَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قِيْلَ لَهُ الْمَهْدِيُّ۔

ابن عمرؓ نے ابن حنفیہ سے کہا المہدی کا لقب ایسا ہے جیسا کسی نیک آدمی کو رجل صالح کہدیں (اس لحاظ سے مہدی کا اطلاق متعدد اشخاص پر ہو سکتا ہے)۔

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُبْعَثُ الْمَهْدِيُّ بَعْدَ أَيَاسٍ حَتّٰى يَقُوْلَ النَّاسُ لَا مَهْدِيَّ۔ كذا في الحاوي ص ۲

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مہدی کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگ مایوس ہو کر یہ کہیں گے کہ اب مہدی کیا آئے گا؟

(۵) عَنْ كَعْبٍ قَالَ إِنِّيْ أَجِدُ الْمَهْدِيَّ مَكْتُوْبًا

کعب کہتے ہیں کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی

Presented by www.ziaraat.com

فِى اَسْفَارِ الْاَنْبِيَاءِ مَا فِى عَمَلِهٖ ظُلْمٌ وَّلَا عَيْبٌ۔ الحاوی ص۶۴

کتابوں میں مہدی کی یہ صفت دیکھی ہے کہ اس کے عمل میں نہ ظلم ہوگا نہ عیب۔

(۶) عن مطر اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَهْدِىَّ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قُلْنَا مَا هُوَ؟ قَالَ يَاْتِيْهِ رَجُلٌ فَيَسْاَلُهٗ فَيَقُوْلُ: اُدْخُلْ بَيْتَ الْمَالِ فَخُذْ فَيَدْخُلُ وَيَخْرُجُ وَيَرَى النَّاسَ شِبَاعًا فَيَنْدَمُ فَيَرْجِعُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ خُذْ مَا اَعْطَيْتَنِىْ فَيَاْبٰى وَيَقُوْلُ اِنَّا نُعْطِىْ وَلَا نَاْخُذُ۔

(الحاوی ص۶۲)

مطر کے سامنے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مہدی اگر ایسے ایسے کام کریں گے جو عمر بن عبدالعزیز سے نہیں ہو سکے۔ ہم نے پوچھا وہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک شخص آکر سوال کرے گا وہ کہیں گے بیت المال میں جاؤ جتنا چاہے مال لے لے، وہ اندر جائے گا اور جب باہر آئے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگ بیت سیر ہیں تو اس کو شرم آئیگی اور یہ لوٹ کر کہے گا کہ جو مال آپ نے دیا تھا وہ آپ لے لیجئے تو وہ فرمائیں گے ہم دینے کے لئے ہیں لینے کے لئے نہیں۔

(۷) عن ابراهيم بن ميسرة قال قُلْتُ لِطَاؤُسٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ الْمَهْدِىُّ؟ قَالَ هُوَ الْمَهْدِىُّ وَلَيْسَ بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْعَدْلَ كُلَّهٗ۔ اخرجه ابو نعيم فى الحلية

(الحاوی ص۶۲)

ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے پوچھا کیا عمر بن عبدالعزیز ہی مہدی ہیں؟ انھوں نے کہا ایک مہدی وہ بھی ہیں لیکن وہ خاص مہدی نہیں ان کے دور کا سا کامل انصاف ان کے دور میں کہاں ہے؟

(۸) عن ابى جعفر قال يَزْعُمُوْنَ اَنِّىْ اَنَا الْمَهْدِىُّ وَاِنِّىْ اِلَى الْاَجَلِ اَدْنٰى مِنِّىْ اِلٰى مَا يَدَّعُوْنَ۔ اخرجه المحاملى فى اماليه الحاوی ص۶۲

ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لوگ میرے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ مہدی میں ہوں حالانکہ مجھ کو ان کے دعووں سے اپنا مرجانا نزدیک تر نظر آتا ہے۔

(۹) عن سلمة بن زفر قال قِيْلَ يَوْمًا عِنْدَ حُذَيْفَةَ قَدْ خَرَجَ الْمَهْدِىُّ قَالَ لَقَدْ اَفْلَحْتُمْ اِنْ خَرَجَ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بَيْنَكُمْ اِنَّهٗ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ غَائِبٌ اَحَبَّ اِلَى النَّاسِ مِنْهُ مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنَ الشَّرِّ۔ اخرجه الدانى فى سننه۔ الحاوی ص۶۲

سلمہ بن زفر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حذیفہ کے سامنے کسی نے کہا کہ مہدی ظاہر ہو چکے ہیں انھوں نے فرمایا اگر ایسا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تمہارے درمیان موجود ہیں تو تم نے بڑی فلاح پائی۔ یاد رکھو کہ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جبکہ مصائب کی وجہ سے کوئی غائب شخص لوگوں [illegible]

ان آثار کی روشنی میں لا مھدی الا عیسیٰ کی شرح بھی بخوبی ہو سکتی ہے بشرطیکہ ابن ماجہ کی اس حدیث کو کسی درجہ میں حسن تسلیم کر لیا جائے۔

رب العالمین کی یہ عجیب حکمت ہے کہ جب کسی اہم شخصیت کے متعلق کوئی پیشگوئی کی گئی ہے تو اس کی اس آزمائشی زمین پر ہمیشہ اس نام کے کاذب مدعی چاروں طرف سے پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اس طرح ایک سیدھی بات آزمائشی منزل بن کر رہ گئی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صریح الفاظ میں پیشگوئی کی گئی جس میں کسی دوسرے شخص کی آمد کا کوئی احتمال ہی نہیں ہو سکتا تھا اس کے باوجود نہ معلوم کتنے مدعی مسیحیت پیدا ہو گئے آخر یہ ایک سیدھی پیشگوئی ایک معمہ بن کر رہ گئی۔ اسی طرح جب حضرت امام مہدی کے حق میں پیشگوئی کی گئی تو گذشتہ زمانے میں یہاں بھی بہت سے اشخاص مہدیت کے مدعی پیدا ہو گئے چنانچہ محمد بن عبداللہ جو النفس الزکیہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اسی طرح محمد بن تومرت، عبیداللہ بن میمون قداح، محمد جونپوری وغیرہ نے اپنے اپنے زمانے میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ شیخ سید برزنجی لکھتے ہیں کہ ان کے زمانے میں مقام ازنک میں بھی ایک شخص نے مہدیت کا دعویٰ کیا۔ سید موصوف نے ایک اور کردی شخص کے متعلق بھی لکھا ہے کہ عقر کے پہاڑوں میں اس نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان سب اشخاص کے واقعات تاریخ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں اور وہ تمام مصائب و آلام بھی مذکور ہیں جو ان بدبختوں کے ہاتھوں مسلمانوں پر توڑے گئے تھے۔

رافضی جماعت کا تو مستقل یہ ایک عقیدہ ہی ہے کہ محمد بن حسن عسکری مہدی موعود ہے ان کے خیالات کے مطابق وہ اپنے طفولیت کے زمانے ہی سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہو کر کسی مخفی غار میں پوشیدہ ہیں اور یہ جماعت آج تک انہی کے ظہور کی منتظر ہے اور مصیبتوں میں انہی کو پکارتی پھرتی ہے۔ ان مفترین کی تاریخ اور روافض کی اس وہم پرستی اور بے بنیاد عقیدہ کی وجہ سے بعض اہل علم کے ذہن اس طرف منتقل ہو گئے کہ اگر علمی لحاظ سے مہدی کے وجود ہی کا انکار کر دیا جائے تو اس تمام بحث و جدل سے امت مسلمہ کی جان چھوٹ جائے اور روز مرہ کی نئی آزمائشوں کا اس کو مقابلہ نہ کرنا پڑے چنانچہ ابن خلدون مورخ نے اسی پر بنیاد صرف کیا ہے اور چونکہ تاریخی اور تحقیقی لحاظ سے علمی طبقہ میں اس کو اونچا مقام حاصل ہے۔ اس لئے اس قسم کے مزاجوں کے لئے اس کا انکار کرنا اور تقویت کا باعث بن گیا پھر بعد میں اسی کے اعتماد پر اس مسئلہ کا انکار چلتا رہا ہے۔ محدثین علماء نے ہمیشہ اس انکار کو تسلیم نہیں کیا اور خود مورخ موصوف کے زمانے میں بھی اس پیشگوئی کے اثبات پر تالیفات کی گئیں جن میں سے اس وقت "ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون" کا نام ہمارے علم میں بھی ہے مگر یہ رسالہ ہم کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ امام قرطبی، شیخ جلال الدین سیوطی، سید برزنجی، شیخ علی متقی، علامہ شوکانی، نواب صدیق حسن خاں شارح عقیدہ سفارینی کی تصنیفات ہماری نظر سے بھی گزری ہیں ان کے مؤلفات

Presented by www.ziaraat.com

علاوہ بھی اس موضوع پر بہت سے رسائل لکھے گئے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ جب کسی خاص ماحول کی وجہ سے وضع حدیث کے دواعی پیدا ہو گئے ہیں تو اس دور کی حدیثوں پر محدثین کی نظریں بھی ہمیشہ سخت ہو گئی ہیں اور اس نے بعض صحیح حدیثیں بھی مشتبہ ہو گئیں جیسا کہ بنی امیہ کے دور میں فضائل اہل بیت کی بہت سی حدیثیں مشتبہ ہو گئی تھیں پھر جب محدثین نے ان کو چھانٹنا شروع کیا تو بعض متشدد نظروں میں اچھی خاصی حدیثیں بھی اس کے لپیٹ میں آگئیں۔ آخر جب اس فضا سے ہٹ کر علمائے دوبارہ اس پر نظر ڈالی تو انھوں نے بہت سی ساقط شدہ حدیثوں میں کوئی سقم نہ پایا اور آخر ان کو قبول کیا۔

اسی طرح یہاں بھی چونکہ ایک فرقے نے محمد بن حسن عسکری کے مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کر دیا تو پھر وہی وضع حدیث کے جذبات ابھرے اور جب علماء نے غلط ذخیرہ کو ذرا تشدد کے ساتھ الگ کرنے کا ارادہ کیا تو لازمی طور پر یہاں بھی کچھ حدیثیں اس کی نذر ہو گئیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس باب کی صریح حدیثوں میں کوئی حدیث بھی صحیحین کی نہ تھی، گو صحت کے لئے صحیحین کی حدیث ہونا کسی کے نزدیک بھی شرط نہیں اس لئے محدثانہ ضابطہ کے مطابق نقد و تبصرہ کو یہاں کچھ نہ کچھ وسعت مل گئی۔ لیکن یہ بات کچھ اسی باب کی حدیثوں ہی کے ساتھ خاص نہیں ہر کتاب پر شیخین کی کتابوں کے سوا جب صرف ضابطہ کی تنقید شروع کر دی جائے اور صرف راویوں پر جرح و تعدیل کو لیکر اس باب کے دیگر امور مہمہ کو نظر انداز کر ڈالا جائے تو پھر نقد کرنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ اس تشدد و افراط کا ثمرہ گو وقتی طور پر کچھ مفید ہو تو ہو لیکن دوسری طرف اس کا نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور وقتی فتنے ختم ہو جانے کے بعد آئندہ امت کی نظروں میں یہ اختلاف اچھی حدیثوں میں بھی شک و تردد کا موجب بن جاتا ہے۔ یہاں جب آپ خارجی عوارض اور ماحول کے خاص حالات سے علیحدہ ہو کر نفس مسئلہ کی حیثیت سے اس موضوع کی احادیث پر نظر فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امام مہدی کا تذکرہ سلف سے لیکر محدثین کے دور تک ہمیشہ بڑی اہمیت کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

محقق ابن خلدون کے کلام کو جہاں تک ہم نے سمجھا ہے اس کا خلاصہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) جرح و تعدیل میں جرح کو ترجیح ہے (۲) امام مہدی کی کوئی حدیث صحیحین میں موجود نہیں۔ (۳) اس باب کی جو صحیح حدیثیں ہیں ان میں امام مہدی کی تصریح نہیں۔

فن حدیث کے جاننے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تینوں باتیں کچھ وزن نہیں رکھتیں کیونکہ ہمیشہ اور ہر جرح کو ترجیح دینا یہ بالکل خلاف واقع ہے چنانچہ خود محقق موصوف کو جب اس کا تنبہ ہوا کہ اس قاعدے کے تحت تو صحیحین کی حدیثیں بھی مجروح ہوئی جاتی ہیں تو اس کا جواب انھوں نے صرف یہ دیا ہے کہ یہ حدیثیں چونکہ علماء کے درمیان مسلم ہو چکی ہیں اس لئے وہ مجروح نہیں کہی جاسکتیں مگر سوال تو

Presented by www.ziaraat.com

یہ ہے کہ جب قاعدہ یہ ٹھیرا تو پھر علماء کو وہ مسلّم ہی کیوں ہوئیں؟

رہا امام مہدی کی حدیثوں کا صحیحین میں مذکور نہ ہونا تو یہ اہلِ فن کے نزدیک کوئی جرح نہیں ہے خود انہی حضرات کا اقرار ہے کہ انھوں نے جتنی صحیح حدیثیں ہیں وہ سب کی سب اپنی کتابوں میں درج نہیں کیں اسی لئے بعد میں ہمیشہ محدثین نے مستدرکات لکھی ہیں۔ اب رہی تیسری بات تو یہ دعویٰ بھی تسلیم نہیں کہ صحیح حدیثوں میں امام مہدی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا وہ حدیثیں جن کو امام ترمذی و ابوداؤد وغیرہ جیسے محدثین نے صحیح و حسن کہا ہے صرف محقق موصوف کے بیان سے صحیح ہونے سے خارج ہو سکتی ہیں۔ دوم یہ کہ جن حدیثوں کو محقق موصوف نے بھی صحیح تسلیم کر لیا ہے اگر وہاں ایسے قوی قرائن موجود ہیں جن سے اس شخص کا امام مہدی ہونا تقریباً یقینی ہو جاتا ہے تو پھر امام مہدی کے لفظ کی تصریح ہی کیوں ضروری ہے۔ سوم یہاں اصل بحث مصداق میں ہے مہدی کے لفظ میں نہیں پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک خلیفہ ہونا اور ایسی خاص صفات کا حامل ہونا جو بقول روایت عمر بن عبد العزیز جیسے شخص میں بھی نہ تھیں ثابت ہو تو بس اہلِ سنت کا مقصد اتنی بات سے پورا ہو جاتا ہے کیونکہ مہدی تو صرف ایک لقب ہے علم اور نام نہیں اور یہ آپ ابھی معلوم کر چکے ہیں کہ مہدی کا لفظ بطور لقب دوسرے اشخاص پر بھی اطلاق کیا گیا ہے اگرچہ سب میں کامل مہدی وہی ہیں جن کا ظہور آئندہ زمانے میں مقدر ہے۔ یہ ایسا سمجھئے جیسا دجال کا لفظ حدیثوں میں ستر مدعیانِ نبوت کو دجال کہا گیا ہے مگر دجال اکبر وہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ ہاں اس لقب کی زد اگر پڑتی ہے تو ان اصحاب پر پڑتی ہے جو مہدی کے ساتھ ساتھ کسی قرآن کے منتظر بیٹھے ہیں۔ محقق موصوف کی پوری بحث پڑھنے کے بعد یہ یقین ہو جاتا ہے کہ محقق موصوف کی اصل نظر اسی فتنہ کی طرف ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ حدیثوں سے کسی ایسے مہدی کا وجود ثابت نہ ہو جس پر ایمان و قرآن کا دار و مدار ہو، اور جیسا کہ نقد و تبصرہ کے وقت ہر شخص اپنے طبعی اور علمی تاثرات سے بمشکل بری رہ سکتا ہے اسی طرح محقق موصوف بھی یہاں اس سے بچ نہیں سکے اور فن تاریخ کی سب سے کٹھن منزل یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث پر کلام کرتے ہوئے بڑے سے بڑے علماء کی توثیق نقل کرنے کے بعد بھی ان کا رجحان طبع انھیں علماء کی جانب رہا ہے جنھوں نے کوئی نہ کوئی جرح ان حدیثوں میں نکال کھڑی کی ہے اور صرف جرح کے مقدم ہونے کو ایک قاعدہ کلیہ بنا کر بس اسی سے کام لیا ہے۔ اگر محقق موصوف جرح کے اسباب و مراتب پر غور فرما لیتے تو شاید ہر مقام پر ان کا رجحان اس طرف نہ رہتا۔

Presented by www.ziaraat.com

اسم المهدي ونسبه وحليته الشريفة

(١٥٦٦) عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي. رواه الترمذي قال وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأم سلمة وأبي هريرة وقال هذا حديث حسن صحيح قلت وأخرجه أبو داود وسكت عنه هو والمنذري وابن القيم وقال الحاكم رواه الثوري وشعبة وزائدة وغيرهم من أئمة المسلمين عن عاصم قال وطرق عاصم عن عبد الله كلها صحيحة۔

(١٥٦٧) عن أبي هريرة قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوما لطول الله ذلك اليوم حتى يلي رواه الترمذي هذا حديث حسن صحيح۔

(١٥٦٨) عن أبي إسحٰق قال قال علي ونظر إلى ابنه الحسن فقال إن ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم صلى الله عليه وسلم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الأرض عدلا۔ رواه أبو داود وقال أبو داود في عمرو بن قيس لا بأس به في حديثه خطأ وقال الذهبي صدوق له أوهام وأما أبو إسحٰق السبيعي فروايته عن علي منقطعة۔

امام مہدی کا نام ونسب اور ان کا حلیہ شریف

(۱۵۶۶) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہوگا (ترمذی شریف)

(۱۵۶۷) ابوہریرہؓ سے روایت ہے اگر دنیا کے خاتمہ میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دیگا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا حاکم ہو کر رہے گا (ترمذی شریف)۔

(۱۵۶۸) حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ فرزند سید ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔ اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا وہ عادات میں آپ کے مشابہ ہوگا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد ان کے عدل وانصاف کا حال ذکر فرمایا۔ (ابوداؤد)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۵۶۹) عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملأها قسطا وعدلا كما ملئت جورا۔ رواه ابوداود وفي إسناده فطر بن خليفة الكوفي وثقه أحمد ويحيى بن سعيد القطان ويحيى بن معين والنسائي والعجلي وابن سعد والساجي وقال أبو حاتم صالح الحديث و أخرج له البخاري فالحديث قوي۔

(۱۵۷۰) عن سعيد بن المسيب قال كنا عند أم سلمة فتذاكرنا المهدي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من ولد فاطمة رواه ابن ماجة وفيه علي بن النفيلي الهندي، قال أبو حاتم لا بأس به أخرج له أبوداود وابن ماجة كذا في الإذاعة۔

(۱۵۷۱) عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين و المهدي رواه ابن ماجة وفي الزوائد وفي إسناده مقال وعلي بن زياد لم أر من وثقه ولا من جرحه وباقي رجال الإسناد موثقون وراجع لنا الإذاعة۔

(۱۵۷۲) عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي

(۱۵۶۹) حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے" اگر قیامت میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ضرور ایک شخص کو کھڑا کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے پھر اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ اس سے قبل ظلم سے بھر چکی ہوگی"۔ (ابوداؤد)

(۱۵۷۰) سعید بن المسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس حاضر تھے۔ ہم نے امام مہدی کا تذکرہ کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے۔ (ابن ماجہ)۔

(۱۵۷۱) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ ہم عبد المطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں، حمزہؓ، علیؓ، جعفرؓ، حسنؓ، حسینؓ اور مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین (ابن ماجہ)۔

(۱۵۷۲) ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہوگا جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی اور جو دنیا کو عدل وانصاف سے پھر بھر دے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. (رواه ابو داؤد) قال المنذری فی اسناده عمران القطان وهو ابو العوام عمران بن داور القطان البصری استشهد به البخاری ووثقه عفان بن مسلم واحسن علیه الثناء یحیی بن سعید القطان۔

(۱۵۷۳) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ بَعْدِي بُعُوثٌ كَثِيرَةٌ فَكُونُوا فِي بَعْثِ خُرَاسَانَ رواه ابن عدي وابن عساكر والسيوطي في الجامع الصغير۔

(۱۵۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيْلِيَاءَ رواه الترمذی۔

(۱۵۷۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ رَايَاتٌ سُودٌ لِبَنِي الْعَبَّاسِ ثُمَّ يَمْكُثُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ تَخْرُجُ رَايَاتٌ سُودٌ صِغَارٌ تُقَاتِلُ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يُؤَدُّونَ الطَّاعَةَ لِلْمَهْدِيِّ. كذا في الحاوي وفيه عن محمد بن الحنفية قال تخرج رايات سود لبني العباس ثم تخرج من خراسان أخرى سود قلانسهم سود وثيابهم بيض على مقدمتهم رجل يقال له شعيب بن صالح من تميم يهزمون أصحاب السفياني الخ ص ۶۸/۲

جبکہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔ (ابوداؤد)۔

(۱۵۷۳) بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تم اس لشکر میں شامل ہونا جو خراسان سے آئے گا (ابن عدی)۔

(۱۵۷۴) ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خراسان کی طرف سے سیاہ سیاہ جھنڈے آئیں گے کوئی طاقت ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت مقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے (ترمذی شریف)۔

(۱۵۷۵) سعید بن المسیبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق کی سمت ایک مرتبہ بنو العباس سیاہ جھنڈے لیکر نکلیں گے پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا رہیں گے اس کے بعد پھر چھوٹے چھوٹے جھنڈے نمودار ہوں گے جو ابوسفیان کی اولاد اور اس کے رفقاء کے ساتھ جنگ کریں گے اور مہدی کی تابعداری کریں گے۔

(۱۵۷۴) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ جھنڈے وہ نہیں ہیں جو ایک مرتبہ ابومسلم خراسانی لیکر آیا تھا جس نے بنو امیہ کا ملک چھین لیا تھا بلکہ یہ دوسرے ہیں جو امام مہدی کے عہد میں ظاہر ہوں گے کذا فی الحاوی ص ۶۸/۲ نعیم بن حماد حضرت حمزہؓ سے

روایت فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈے چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ حاوی ص ۶۳/۲ و ص ۶۹

Presented by www.ziaraat.com

ظہور المہدی ومبایعتہ اھل مکۃ ایاہ بین الرکن والمقام

(۱۵۷۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ بَعْدَ مَوْتِ خَلِیْفَۃٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ھَارِبًا اِلٰی مَکَّۃَ فَیَاْتِیْہِ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ فَیُخْرِجُوْنَہٗ وَھُوَ کَارِہٌ فَیُبَایِعُوْنَہٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِھِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَہٗ ثُمَّ یَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُہٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْھِمْ بَعْثًا فَیَظْھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَالْخَیْبَۃُ لِمَنْ لَّمْ یَشْھَدْ غَنِیْمَۃَ کَلْبٍ فَیَقْسِمُ الْمَالَ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّۃِ نَبِیِّھِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یَتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ۔ رواہ ابوداود والحدیث

امام مہدی کا ظہور اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اہلِ مکہ کی ان سے بیعت کرنا

(۱۵۷۶) حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ ایک خلیفہ کے انتقال کے بعد کچھ اختلاف رونما ہوگا اس وقت ایک شخص مدینہ کا باشندہ بھاگ کر مکہ مکرمہ آئے گا، مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو مجبور کرکے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کرلیں گے پھر شام سے اس کے مقابلے کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائیگا جب لوگ ان کی یہ کرامت دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں بھی آکر ان سے بیعت کریں گی اس کے بعد پھر قریش میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کے ماموں قبیلۂ کلب کے ہوں گے وہ ظاہر ہوکر ان کے مقابلے کے لئے لشکر بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کو (امام مہدی کو) ان کے اوپر غالب فرمائے گا اور یہ بنو کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو اس قبیلہ کلب کی غنیمت میں شریک نہ ہو کامیابی کے بعد وہی شخص اس مال کو

(۱۵۷۶) ابوداودؒ نے اس روایت کو امام مہدی کے باب میں ذکر فرمایا ہے اور امام ترمذیؒ نے جب امام مہدی کی حدیثیں روایت کرنے والے صحابہ کے اسماء شمار کرائے ہیں تو انھوں نے بھی حضرت ام سلمہؓ کی اس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہے نیز اس باب کی دوسری حدیثوں پر نظر کرکے یہ جزم حاصل ہوجاتا ہے کہ اس روایت میں اگرچہ اس شخص کا نام مذکور نہیں مگر یقیناً وہ امام مہدی ہی ہیں کیونکہ مجموعی لحاظ سے یہ وہی اوصاف ہیں جو امام مہدی میں ہوں گے اور اسی وجہ سے ابوداودؒ نے اس حدیث کو امام مہدی کی حدیثوں کے باب میں درج فرمایا ہے۔ ابن خلدون بھی اس پر کوئی خاص جرح نہ کرسکا صرف یہ کہہ سکا کہ اس روایت میں امام مہدی کا نام مذکور نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

أدخله أبو داود في باب المهدي وأشار إليه الترمذي بما في الباب والحديث سكت عنه أبو داود ثم المنذري وابن القيم. وفي الإذاعة رجاله رجال الصحيحين لا مطعن فيهم ولا مغمز. العون ٤٧١

(١٥٧٧) عن أبي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلاء يصيب هذه الأمة حتى لا يجد الرجل ملجأ يلجأ إليه من الظلم فيبعث الله رجلا من عترتي وأهل بيتي فيملأ به الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا إلا صبته مدرارا ولا تدع الأرض من نباتها شيئا إلا أخرجته حتى يتمنى الأحياء الأموات يعيش في ذالك سبع سنين أو ثمان سنين أو تسع سنين. رواه الحاكم في مستدركه كما في المشكوة)

(١٥٧٨) عن عبد الله قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ أقبل فتية من بني هاشم فلما رآهم النبي صلى الله عليه وسلم اغرورقت عيناه وتغير

تقسیم کرے گا اور سنت کے مطابق لوگوں سے عمل کرائے گا اور اس کے عہد میں تمام روئے زمین پر اسلام ہی اسلام پھیل جائیگا اور سات برس تک وہ زندہ رہے گا اس کے بعد اس کی وفات ہو جائیگی اور مسلمان اسکی نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

(١٥٧٧) ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہے گا۔ (مستدرک)

(١٥٧٨) عبداللہ بیان فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آپ کے سامنے آئے جب آپ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کیا بات ہے ہم آپ کے چہرۂ مبارک پر وہ آثار غم دیکھتے ہیں جس سے ہمارا دل آزردہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہمارے گھرانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت عنایت فرمائی ہے میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑی آزمائشوں کا سابقہ پڑے گا ہر طرف سے بھگائے

Presented by www.ziaraat.com

لونه قال فقلت ما نزال نرى في وجهك شيئا نكرهه فقال إنا أهل البيت اختار
الله لنا الآخرة على الدنيا وإن أهل بيتي سيلقون بعدي بلاء وتشريدا وتطريدا
حتى يأتي قوم من قبل المشرق معهم رايات سود فيسألون الخير فلا يعطونه
فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه حتى يدفعوها إلى
رجل من أهل بيتي فيملؤها قسطا كما ملؤوها جورا فمن أدرك ذلك منكم
فليأتهم ولو حبوا على الثلج. رواه ابن ماجه قال السندي الظاهر أنه إشارة إلى
المهدي الموعود ولذلك ذكر المصنف هذا الحديث في هذا الباب والله تعالى
أعلم بالصواب. وفي الزوائد إسناده ضعيف لضعف يزيد بن أبي زياد الكوفي
لكن لم ينفرد يزيد بن أبي زياد عن إبراهيم فقد رواه الحاكم في المستدرك
من طريق عمرو بن قيس عن الحكم عن إبراهيم قلت ورواه السيوطي في الحاوي ٢:٦٠
برواية ابن أبي شيبة ونعيم بن حماد وأبي نعيم وفي آخره فإنما المهدي.

(١٥٧٩) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتتل عند كنزكم
ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من
قبل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم ثم ذكر شيئا لا أحفظه فقال إذا
رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فإنه خليفة الله المهدي (رواه ابن ماجه)
قال السندي أخرجه أبو الحسن بن سفيان في مسنده وأبو نعيم في كتاب المهدي

اور نکالے جائیں گے یہاں تک کہ ایک قوم مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے لئے ہوئے آئے گی میرے
اہل بیت ان سے طالب خیر ہوں گے لیکن وہ ان کو نہیں دیں گے اس پر سخت جنگ ہوگی آخر وہ شکست
کھائیں گے اور جو ان سے طلب کیا تھا پیش کریں گے مگر وہ اس کو قبول نہ کریں گے آخر کار وہ ان جھنڈوں
کو ایک ایسے شخص کے حوالہ کریں گے جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر اسی
طرح بھر دیگا جیسا لوگوں نے اس سے قبل ظلم وتعدی سے بھر دیا ہوگا لہذا تم میں سے جس کو اس کا زمانہ
ملے وہ ضرور اس کے ساتھ ہو جائے اگرچہ اس کو برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے (ابن ماجہ)۔

(١٥٧٩) ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بڑھاپے میں تین
آدمی خلفاء کی اولاد میں سے قتل ہوں گے پھر ان کے خاندان میں کسی کو امارت نہیں ملے گی پھر مشرق کی
طرف سے کالے جھنڈے نمایاں ہوں گے اور تم کو اس بری طرح سے قتل کریں گے کہ کسی قوم نے اس طرح

مِنْ طَرِیْقِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ الشَّامِی فِی الرِّوَایَۃِ هٰذَا اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ وَ
رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ۔

(۱۵۸۰) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا
وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّ فِیْهَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَهْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ
وَسَنَدُہٗ صَحِیْحٌ کَذَا فِی الْاِذَاعَۃِ ص۷۵

(۱۵۸۱) عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَّاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ
اُمَّتِیْ فِیْهِ نِعْمَۃً لَمْ یَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ۔ تُؤْتِی الْاَرْضُ اُکُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَیْئًا۔
وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ کُدَاسٌ۔ یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْ۔ (رواہ
الحاکم فی المستدرک واخرج حدیث ابی سعید من طرق متعددۃ وحکم علی بعضها
بانہ علی شرط الشیخین ورواہ ابن ماجہ وفیہ زید العمی ج۴ ص۵۵۸)۔

قتل عام نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد انھوں نے کچھ اور بیان فرمایا جو مجھ کو یاد نہیں ہے پھر فرمایا جب
اس شخص کو تم دیکھو تو اس سے بیعت کر لینا اگرچہ برف کے اوپر گھسٹ کر چلنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا
خلیفہ مہدی ہوگا (ابن ماجہ)۔

(۱۵۸۰) ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے آرہے ہیں تو اُن
میں شامل ہو جانا اگرچہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چلنا ہی کیوں نہ پڑے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا
خلیفہ مہدی ہوگا (احمد و بیہقی)۔

(۱۵۸۱) ابو الصدیق ناجی بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے
زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی
پیداوار ان کے لیے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے
ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی
میں آئے) اٹھا لے۔ (مستدرک)

(۱۵۸۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِی الْمَھْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدٌ الشَّاکُّ، قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاکَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ۔ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو الصدیق الناجی اسمہ بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس۔ وفی اسنادہ زید العمی وروی البزار نحوہ ورجالہ ثقات کما فی الاذاعۃ۔ (ترمذی ص۲)

(۱۵۸۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِی الْمَھْدِیُّ۔ یَسْقِیْہِ اللّٰہُ الْغَیْثَ وَتُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَھَا وَیُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا وَتَکْثُرُ الْمَاشِیَۃُ وَتَعْظُمُ الْاُمَّۃُ وَیَعِیْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِیًا یَعْنِیْ حِجَجًا۔ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وفیہ سلیمان بن عبید ذکرہ ابن حبان فی الثقات ولم یروان احد انکلم فیہ۔ کذا فی الاذاعۃ۔

(۱۵۸۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَھْدِیِّ یُبْعَثُ عَلٰی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ یَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا قِیْلَ

(۱۵۸۲) ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو پانچ یا سات یا نو تک حکومت کرے گا (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) ہم نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا سال۔ ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آکر سوال کریگا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھ کو کچھ دیجئے مجھکو کچھ دیجئے یہ کہتے ہیں کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دیدینگے جتنا اس سے اٹھ سکے گا۔ (ترمذی)

(۱۵۸۳) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک شخص مہدی ظاہر ہوگا جس کے دور میں اللہ تعالیٰ خوب بارش نازل فرمائیگا اور زمین کی پیداوار بھی خوب ہوگی اور وہ مال حصہ رسد سب کو برابر تقسیم کریگا اور مویشیوں کی کثرت ہو جائیگی اور امت کو بہت عظمت حاصل ہوگی سات یا آٹھ سال تک اسی فراوانی سے رہے گا۔ راوی کہتا ہے کہ سات یا آٹھ سے آپ کی مراد سال تھے۔

(۱۵۸۴) ابو سعید خدریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں تم کو مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو ایسے زمانے میں ظاہر ہوں گے جبکہ لوگوں میں بڑا اختلاف ہوگا اور بڑے زلزلے

Presented by www.ziaraat.com

مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنًى وَ يَسَعُهُمْ عَدْلُهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا يُنَادِي مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ. فَيَكُونُ كَذَالِكَ سَبْعَ سِنِينَ. قال السيوطي في الحاوي رواه احمد في مسنده و ابو يعلى بسند جيد. وفي الاذاعة رجالهما ثقات۔

(۱۵۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ وَكَمْ يَمْلِكُ قَالَ خَمْسًا وَاثْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَمَا خَمْسًا وَاثْنَيْنِ. قَالَ لَا أَدْرِي. اخرجه ابو يعلى وفيه الرجا ابن الرجا. وثقه ابوزرعة. وضعفه ابن معين. وبقية رجاله ثقات. قاله الشوكاني كذا في الاذاعة۔

(۱۵۸۶) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ

آئیں گے وہ آکر پھر زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ وہ اس کی آمد سے قبل ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ آسمان کے فرشتے اور زمین کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے اور مال تقسیم کریں گے صحاحًا۔ سوال کیا گیا صحاح کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ سب میں برابر (مال تقسیم کریں گے) اور امتِ محمدیہ کے دل غنا سے بھر دینگے اس کا انصاف بلا تخصیص سب میں عام ہوگا (اس کے زمانے میں فراغت کا یہ عالم ہوگا کہ) وہ ایک اعلان کرنے والے کو حکم دینگے وہ اعلان کرے گا کسی کو مال کی ضرورت باقی ہے؟ تو صرف ایک شخص کھڑا ہوگا اسی حالت پر سات سال کا عرصہ گزرے گا۔ (احمد، ابو یعلی)

(۱۵۸۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا (ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہو۔ وہ اہلِ دنیا کو زبردستی راہِ حق پر قائم کرے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا اس کی حکومت کتنے دن قائم رہے گی انھوں نے فرمایا پانچ اور دو (یعنی سات) یہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ۵ اور ۲ کیا؟ انھوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا کہ مراد سات سال ہے یا مہینے۔ گزشتہ روایات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہاں سال ہی مراد ہیں) (مسند ابو یعلی)۔

(۱۵۸۶) یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام ہی تھا اے عبداللہ بن مسعودؓ قیامت آئی یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَلَا یُفْرَحَ بِغَنِیْمَۃٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَنَحَّاھَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ
عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ لِاَھْلِ الشَّامِ وَیَجْمَعُ لَھُمْ اَھْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِیْ قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَیَکُوْنُ عِنْدَ ذَاکُمُ الْقِتَالُ رِدَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَیَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ
اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَ
تَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی
یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَشْتَرِطُ
الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ
کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ فَاِذَا کَانَ الْیَوْمُ الرَّابِعُ نَھَدَ اِلَیْھِمْ بَقِیَّۃُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ
فَیَجْعَلُ اللّٰہُ الدَّابِرَۃَ عَلَیْھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَۃً اِمَّا قَالَ لَا یُرٰی مِثْلُھَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ یُرَ
مِثْلُھَا حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِھِمْ فَمَا یُخَلِّفُھُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیْتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ
کَانُوْا مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَہٗ بَقِیَ مِنْھُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَۃٍ یُفْرَحُ اَوْ اَیِّ مِیْرَاثٍ
یُقَاسَمُ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ ھُوَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَجَاءَھُمُ الصَّرِیْخُ اِنَّ

انھوں نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور مالِ غنیمت سے کچھ خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو مال غنیمت کی کیا خوشی ہوگی) پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کہا (نصاری) دشمن مسلمانوں سے جنگ کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لئے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے آپ کی مراد نصاریٰ ہیں؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کی شرط لگا کر آگے بڑھے گا یعنی اس قصد سے لڑے گا کہ یا مر جائیں گے یا فتح کرکے آئیں گے پھر دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی یہاں تک کہ رات ہوجائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہوجائے گا (یعنی سب مارا جائے گا) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لئے اور غالب ہونے کے لئے جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں تک کہ رات ہوجائے گی پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہوجائے گا پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے، مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پھر دونوں کی طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر بھی فنا ہوجائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا جو بچے مسلمان

Presented by www.ziaraat.com

لِلدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رواہ مسلم)

(۱۵۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ ابْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ

باقی رہ جائیں گے وہ سب آگے بڑھیں گے، اُس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہوگی (راوی کو لفظ میں شک ہے) یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کی نعشوں سے پرواز کرے گا پر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر جائیگا (یعنی اس کثرت کے ساتھ لاشیں ہی لاشیں ہو جائیں گی) اور جب ایک دادا کی اولاد کی مردم شماری کی جائیگی تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جا چکے ہوں گے اور صرف ایک بچا ہوگا ایسی حالت میں کون سے مال غنیمت سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ تقسیم ہوگا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے اور وہ یہ کہ شور مچے گا کہ ان کے بال بچوں میں دجال آگیا ہے، یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا سب چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو لین ڈوری کے طور پر روانہ کریں گے (تاکہ دجال کی خبر کی تحقیق کر کے لائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں وہ اس وقت تمام روئے زمین کے بہتر سوار ہوں گے یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے (مسلم شریف)۔

(۱۵۸۷) ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے وہ شہر سُنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار مسلمان

(۱۵۸۷) دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے۔ یہاں نعرۂ تکبیر سے شہر کے فتح ہو جانے پر تعجب کرنے والے مسلمان ذرا غور و فکر کے ساتھ ایک بار اپنی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی فتوحات کی تاریخ اس قسم کے عجائبات سے معمور ہے اور سچ یہ ہے کہ اگر اس قسم کی غیبی امدادیں ان کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جبکہ نہ دخانی جہاز تھے نہ فضائی طیارے اور نہ موٹر، پھر ربع مسکون میں اسلام کو پھیلا دینا یہ کیسے ممکن تھا آج جبکہ

Presented by www.ziaraat.com

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ (رواه مسلم)

(۱۵۸۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْشُ الرُّوْمُ عَلٰى وَالٍ مِنْ عِتْرَتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ فَيَقْتَتِلُوْنَ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهُ الْعَمَاقُ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُقْتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الثُّلُثُ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقْتَتِلُوْنَ الْيَوْمَ الْآخَرَ فَيُقْتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نَحْوُ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقْتَتِلُوْنَ الثَّالِثَ فَيَكُرُّوْنَ أَهْلَ الرُّوْمِ فَلَا يَزَالُوْنَ حَتّٰى يَفْتَحُوْنَ

اس پر چڑھائی نہ کریں جب وہ اس شہر کے پاس جا کر اتریں گے تو نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے نہ کوئی تیر چلائیں گے بلکہ ایک نعرۂ تکبیر لگائیں گے جس کی برکت سے شہر کی ایک جانب گر پڑے گی تو ابن یزید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے کہتا ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے مجھ سے بیان کرنے والے نے اس جانب کے متعلق یہ بیان کیا تھا کہ وہ جانب سمندر کے رخ والی ہوگی اس کے بعد پھر دوبارہ نعرۂ تکبیر لگائیں گے تو اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی، اس کے بعد جب تیسری بار نعرۂ تکبیر بلند کریں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ اس درمیان میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ آواز آئیگی دیکھو وہ دجال نکل پڑا، یہ سنتے ہی وہ سب مال و متاع چھوڑ کر لوٹ پڑیں گے۔ (مسلم)

(۱۵۸۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رومی میرے خاندان کے ایک ولی سے عہد شکنی کریں گے جس کا نام میرے ہی نام کی طرح ہوگا پھر وہ عماق نامی جگہ پر جنگ کریں گے اور مسلمانوں کا تہائی لشکر یا تقریباً اتنا ہی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر دوسرے دن جنگ کریں گے اور اتنی ہی مقدار شہید کر دی جائے گی پھر تیسرے دن جنگ کریں گے اور مسلمان پلٹ کر رومیوں پر حملہ آور ہوں گے اور جنگ کا یہ سلسلہ قائم رہے گا حتی کہ وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے پھر اس دوران میں کہ وہ ڈھالیں

مادی طاقتوں نے سیر و سیاحت کا مسئلہ بالکل آسان کر دیا ہے جس سرزمین میں ہم پہنچتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ علاء ابن حضرمی صحابی اور ابو مسلم خولانی کا معہ اپنی فوج کے سمندر کو خشکی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا واقعہ ہے، خالد بن ولید کے سامنے مقام حیرہ میں زہر کا پیالہ پیش ہونا اور ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور اس کا نقصان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے۔ سفینہ (آپ کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک جگہ گم ہو جانا اور ایک شیر کا گردن جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمرؓ کا مدینہ میں منبر پر اپنے جنرل ساریہ کو آواز دینا اور مقام نہاوند میں ان کا سن لینا۔ اور حضرت عمرؓ کے خط سے دریائے نیل کا جاری ہو جانا یہ تمام تاریخ کے مستند حقائق ہیں ان واقعات کے سوا جو بسلسلہ سند ثابت ہیں ہندوستان کے بعض عجیب واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کسی کسی کی شہادت تو انگریزوں کی زبان سے بھی ثابت ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

القسطنطينية فبينما هم يقتسمون فيها بالاتراس اذ اتاهم صارخ ان الدجال قد خلفكم في ذراريكم۔ اخرجه الخطيب في المتفق والمفترق كذا في الاذاعة ص۱۱۲

(۱۵۸۹) عن ابي امامة مرفوعا قال ستكون بينكم وبين الروم اربع هدن يوم الرابعة على يدي رجل من ال هارون يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله من امام الناس يومئذ قال من ولدي ابن اربعين سنة كأن وجهه كوكب دري في خده الايمن خال اسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنه من رجال بني اسرائيل يملك عشر سنين يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك (رواه الطبراني كما في الكنز ص۲۶۸)

(۱۵۹۰) عن عوف بن مالك قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة۔ موتي۔ ثم فتح بيت المقدس ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم۔ ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل

بھر بھر کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز لگانے والا یہ آواز لگائے گا کہ دجال تمہاری اولاد کے پیچھے لگ گیا ہے۔

(۱۵۸۹) ابو امامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہارون سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالیگا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔ (طبرانی)

(۱۵۹۰) عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ باتیں گن رکھو سب سے پہلے میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح پھر تم میں عام موت ظاہر ہوگی جس طرح کہ بکریوں میں

(۱۵۹۰) اس حدیث میں قیامت سے قبل چھ علامات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعیین میں اگرچہ بہت کچھ اختلافات ہیں اور ان کے ابہام کی وجہ سے ہونے چاہئیں لیکن یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حدیث مذکور کے بعض الفاظ حضرت امام مہدی کے خروج کی علامات سے اتنے ملتے جلتے ہیں کہ اگر ان کو ادھر ہی اشارہ قرار دیدیا جائے تو ایک قریبی احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس حدیث کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بحث میں لکھ دیا گیا ہے، یہ لحاظ کئے بغیر کہ محقق ابن خلدون اور ان کے

Presented by www.ziaraat.com

مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (رواه البخاری)۔

(۱۵۹۱) عَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ (ھو ابن اخی النجاشی خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ (رواہ ابوداؤد)

وبائی مرض پھیل جائے (اور ان کی تباہی کا باعث بن جائے) پھر مال کی بہتات ہوگی حتی کہ ایک شخص کو سو سو دینار دیئے جائیں گے اور وہ خوش نہ ہوگا پھر فتنہ و فساد پھیل پڑے گا اور عرب کا کوئی گھر اس سے باقی نہ رہے گا پھر صلح کی زندگی ہوگی اور یہ تمہارے اور بنی الاصفر (رومی) کے درمیان قائم رہے گی پھر وہ تم سے عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کردیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔

(۱۵۹۱) ذی مخبر رسول اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ تم روم سے صلح کروگے پوری صلح اور دونوں مل کر اپنے دشمن سے جنگ کروگے اور تم کو کامیابی ہوگی اور مال غنیمت ملے گا یہانتک کہ جب ایک زمین پر آکر لشکر اترے گا جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہوگا تو ایک شخص نصرانیوں میں سے صلیب اونچی کرکے کہے گا کہ صلیب کا بول بالا ہوا، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آجائے گا وہ اس صلیب کو لے کر توڑ ڈالے گا اور اس وقت نصاری غداری کریں گے اور جنگ عظیم کے لئے سب ایک محاذ پر جمع ہوجائیں گے۔ (ابوداؤد)

از تاب اس کے معتقد ہیں یا نہیں۔

(تنبیہ) یہ بات قابل تنبیہ ہے کہ علماء کے نزدیک مفہوم عدد معتبر نہیں ہے اس لئے مجھ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قیامت سے قبل اس کے ظہور کی چھ علامات ہیں یا بیش وکم۔ یہ وقت اور علامات کی حیثیت شمار کرنے سے مختلف ہوسکتی ہیں ان کا کسی حیثیت سے چھ ہونا بھی ممکن ہے اور کسی لحاظ سے وہ کم اور زیادہ بھی ہوسکتی ہیں ممکن ہے کہ وقتی لحاظ سے جن علامات کو آپ نے یہاں شمار کرایا ہے ان کا عدد کسی خصوصیت پر مشتمل ہو۔ یہ بات صرف یہاں نہیں بلکہ دیگر حدیثوں کے موضوع میں بھی اگر آپ کے پیش نظر رہے تو بہت سی مشکلات کے لئے موجب حل ہوسکتی ہے جیسا کہ فضل اعمال کی حدیثوں میں اختلاف ملتا ہے اور اس کو بہت پیچیدگیوں میں ڈال دیا گیا ہے حالانکہ یہ اختلاف بھی صرف وقتی اور شخصی اختلاف کے لحاظ سے پیدا ہوجانا بہت قرین قیاس ہے۔ مگر کیا کیا جائے منطقی عادات نے ہمارے ذہنی ساخت کو بدل دیا ہے۔ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۵۹۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ
ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ) وَفِیْ لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ فَاَمَّکُمْ وَفِیْ لَفْظَۃٍ اُخْرٰی فَاَمُّکُمْ مِنْکُمْ

(۱۵۹۲) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تمہارے اندر عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور اس وقت تمہارا امام وہ شخص ہوگا جو خود تم میں سے ہوگا۔ (بخاری و مسلم) مسلم کے ایک لفظ میں ہے کہ ایک شخص جو تم ہی میں سے ہوگا اور اس وقت کی نماز میں تمہارا امام وہی ہوگا۔

(۱۵۹۲) حدیث مذکور میں "وامامکم منکم" کی شرح بعض علماء نے یہ بیان کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نازل ہونگے تو شریعتِ محمدیہ ہی پر عمل فرمائیں گے اس لحاظ سے گویا وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جبکہ ہمارا امام خود ہم ہی میں کا ایک شخص ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں امامت سے مراد امامتِ کبریٰ یعنی امیر و خلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں فیقول امیرھم تعال صل لنا کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہوگا اور امام مصلیٰ پر جا چکا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ امام پیچھے ہٹنے کا ارادہ کرے گا اور عرض کرے گا آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ نماز خود اسی کے پیچھے ادا فرمائیں گے یہاں امامت سے مراد امامت صغریٰ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح علیحدہ علیحدہ منقول ہوئے ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث میں لفظ "وامامکم منکم" سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں مسلمانوں کا امیر ایک نیک شخص ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث میں اس کی وضاحت آچکی ہے ملاحظہ فرمائیے ترجمان السنہ ۹۶/۳۲ اس میں "وامامکم منکم" کی بجائے "وامامکم رجل صالح" صاف موجود ہے یعنی تمہارا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ اب بعد میں کسی راوی نے اس کو دوسری روایت پر محمول کر کے امام سے مراد امامت صغریٰ یعنی نماز کی امامت مراد لے لی ہے اور اس لئے اس کو بلفظ "امکم" ادا کر دیا ہے اس کے بعد کسی نے اس کے ساتھ "منکم" کا لفظ اور اضافہ کر دیا ہے اور جب امکم کے ساتھ لفظ منکم کی مراد واضح نہ ہوسکی تو پھر اس کی تاویل شروع ہوگئی ہے ورنہ امامکم منکم کا اصل لفظ بالکل واضح ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اجمال نہیں ہے۔ ابن ماجہ کی قوی حدیث نے اس کی پوری تشریح بھی کر دی ہے لہٰذا جب صحیح مسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں یہ متعین ہوگیا کہ امام سے امیر و خلیفہ مراد ہے تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی امام مہدی ہی ہیں یا کوئی دوسرا شخص ہے ظاہر ہے کہ اگر دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اس امام اور رجل صالح سے مراد امام مہدی ہیں تو پھر امام مہدی کی آمد کا ثبوت خود صحیحین میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد اب آپ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہی ہیں۔ یہ واضح رہنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین سے ثابت ہو اور اس دعویٰ کے لئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ امام امام مہدی نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدی ہونے کے انکار کیلئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے بالخصوص جبکہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدی ہونے کی تصریح موجود ہے۔ اسی کے ساتھ جب صحیح مسلم کی حدیثوں میں اس امام کے صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدی کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدی کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لینا چاہیے۔ اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگرچہ بلحاظ اسناد ضعیف ہی لیکن صحیح و حسن حدیثوں کے ساتھ ملا کر وہ بھی ***

*** امام مہدی کی آمد کی حجت کہا جا سکتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۵۹۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ الْمَهْدِیُّ یَنْزِلُ عَلَیْهِ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَیُصَلِّیْ خَلْفَهٗ عِیْسٰی۔ اخرجہ نعیم بن حماد کذا فی الحاوی ص۶۴

(۱۵۹۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (الْخُدْرِیِّ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا الَّذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ خَلْفَهٗ۔ اخرجہ ابو نعیم کذا فی الحاوی ص۶۴

(۱۵۹۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ تُقَاتِلُ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ یَنْزِلُ عَلَی الْمَهْدِیِّ فَیُقَالُ تَقَدَّمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَصَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَمِیْرٌ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ اخرجہ ابو عمرو الدانی فی سننہ الحاوی ص۶۳ ورواہ مسلم ایضاً ولکن فیہ فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا۔ کما فی ترجمان السنہ ص۳۵۵

(۱۵۹۶) عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْتَفِتُ الْمَهْدِیُّ وَقَدْ نَزَلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ کَاَنَّمَا یَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءُ فَیَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ تَقَدَّمْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّمَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ لَکَ فَیُصَلِّیْ خَلْفَ رَجُلٍ مِّنْ وُلْدِیْ۔ اخرجہ ابو عمرو الدانی فی سننہ کذا فی الحاوی ص۶۵

(۱۵۹۳) عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ عیسی ابن مریم امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اور حضرت عیسی علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک) نماز ادا فرمائیں گے۔

(۱۵۹۴) ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسی ابن مریم اقتداء فرمائیں گے۔ (ابو نعیم)

(۱۵۹۵) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک طائفہ حق کیلئے ہمیشہ مقابلہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ عیسی بن مریم امام مہدی کی موجودگی میں بیت مقدس میں طلوع فجر کے وقت اتریں گے ان سے عرض کیا جائیگا یا نبی اللہ آگے تشریف لائیے اور ہم کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے یہ امت خود ایک دوسرے کیلئے امیر ہے (اس لئے اسوقت کی نماز تو یہی پڑھائیں) یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے مگر اس میں مہدی کی بجائے امیرھم کا لفظ یعنی مسلمانوں کا امیر عرض کریگا کہ آپ ہم کو نماز پڑھا دیجئے اس کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کا وہی جواب مذکور ہے۔

(۱۵۹۶) حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اتر چکے ہوں گے ان کو دیکھکر یوں معلوم ہوگا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اسوقت امام مہدی ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ کیلئے ہو چکی ہے اور نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ (حضرت عیسی علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۵۹۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ وَاِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اخرجه السیوطی فی الحاوی ۲/۶۴ عن ابی نعیم۔

(۱۵۹۸) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ الْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُوَ الَّذِيْ يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ اخرجه ابن ابی شیبة کذا فی الحاوی ۲/۶۵

(۱۵۹۹) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ۔ وَقَالَ فَتَنْفِي الْمَدِيْنَةُ الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَيُدْعٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ۔ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَاِمَامُهُمُ الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسٰى فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَاِنَّهَا لَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ۔

اخرجه ابن ماجة والرویانی وابن خزیمة وابو عوانة والحاکم وابو نعیم واللفظ له کذا فی الحاوی ۲/۶۶

(۱۵۹۷) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے اور لوگوں کے امیر مہدی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرمائیں گے کہ آیئے اور ہم کو نماز پڑھایئے وہ جواب دیں گے کہ تم ہی میں سے ایک دوسرے کا امیر ہے اور یہ اس امت کا اعزاز ہے۔

(۱۵۹۸) ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہ مہدی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی امت سے ہوں گے اور عیسٰی ابن مریمؑ کی امامت انجام دیں گے۔

(۱۵۹۹) ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدینہ گندگی کو اس طرح دور کر دیگا جس طرح کہ بھٹی لوہے کی گندگی کو دور کر دیتی ہے اور یہ دن یوم الخلاص (پاک اور ناپاک کی جدائی کا دن) کہلائیگا۔ ام شریک نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرب کہاں ہوں گے آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت ان کی تعداد کم ہوگی اور ان میں بیشتر بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کے امام ایک مرد صالح مہدی ہوں گے۔ وہ ایک نیک انسان ہوں گے، وہ ایک دن صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھیں گے کہ عیسٰی علیہ السلام کا نزول ہو جائیگا اور یہ امام (مہدی علیہ السلام) اُلٹے پاؤں لوٹیں گے تاکہ عیسٰی (علیہ السلام) (امامت کیلئے) آگے بڑھیں پھر عیسٰی علیہ السلام اپنا ہاتھ ان کے شانوں کے درمیان رکھدیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ آگے بڑھئے اور یہ آپ ہی کے لئے اقامت کہی گئی ہے اور ان کے امام (مہدی۔ ۔ ۔ ۔ ۔) نماز پڑھائیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۰۰) عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ فَقَالَ یُوْشِکُ اَھْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا یُجْبٰی اِلَیْھِمْ قَفِیْزٌ وَّلَا دِرْھَمٌ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَالِکَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنَعُوْنَ ذَالِکَ ثُمَّ قَالَ یُوْشِکُ اَھْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا یُجْبٰی اِلَیْھِمْ دِیْنَارٌ وَّلَا مُدْیٌ اَیْ مُدْیٌ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَالِکَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَکَتَ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا قِیْلَ لِاَبِیْ نَضْرَۃَ وَاَبِی الْعَلَاءِ اَتَرَیَانِ اَنَّہٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ قَالَ لَا۔ (رواہ مسلم)

(۱۶۰۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَّلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا۔ (رواہ مسلم)

(۱۶۰۰) ابونضرۃؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے فرمایا عنقریب ایسا ہوگا کہ اہلِ عراق کو نہ غلہ ملے گا نہ پیسہ۔ ہم نے دریافت کیا یہ مصیبت کس کی سبب سے آئے گی انھوں نے فرمایا عجم کے سبب سے، وہ نہ غلہ آنے دیں گے نہ پیسہ، پھر فرمایا عنقریب ایک وقت آئے گا کہ اہلِ شام کو نہ دینار ملے گا نہ کسی قسم کا ذرا سا غلہ ہم نے ان سے پوچھا یہ مصیبت کدھر سے آئے گی فرمایا روم کی جانب سے۔ یہ فرما کر تھوڑی دیر تک خاموش رہے اس کے بعد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ ابونضرۃ سے جو صحابی کی حدیث کا راوی ہے اور ابوالعلاء سے پوچھا گیا آپ کا کیا خیال ہے کیا اس خلیفہ کا مصداق عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں، ان دونوں نے بالاتفاق جواب دیا نہیں۔ (مسلم شریف)

(۱۶۰۱) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ بھر بھر کر دے گا اور اس کو شمار نہیں کریگا۔ (مسلم شریف)

(۱۶۰۱) صحیح مسلم کی مذکورہ بالا ہر دو حدیثوں میں ایک خلیفہ کے دور میں مال کی خاص بہتات کا تذکرہ ہے اور ابونضرۃ کی حدیث میں اس خلیفہ کے مصداق کے متعلق بھی کچھ بحث ہے مگر ابونضرہ راوی حدیث اور ابوالعلاء کی رائے یہ ہے کہ اس کا مصداق عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا ضرب المثل عادل خلیفہ بھی نہیں بلکہ ان کے بعد کوئی اور خلیفہ ہے مگر جب امام ترمذی، امام احمد اور ابویعلی کی صحیح حدیثوں میں مال کی یہی بہتات تقریباً ایک ہی الفاظ کے ساتھ امام مہدی کے عہد میں ان کے نام کے ساتھ مذکور ہے تو پھر صحیح مسلم میں جس خلیفہ کا تذکرہ موجود ہے اس کا امام مہدی ہونا قطعی نہیں تو کیا ظنی بھی نہیں کہا جا سکتا۔

Presented by www.ziaraat.com

خروج السفیانی وھلاکہ مع جنودہ بالبیداء

(١٦٠٢) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل یقال لہ السفیانی فی عمق دمشق وعامۃ من یتبعہ من کلب فیقتل حتی یبقر بطون النساء ویقتل الصبیان فتجمع لھم قیس فیقتلھا حتی لا یمنع ذنب تلعۃ ویخرج رجل من اھل بیتی فی الحرۃ فیبلغ السفیانی فیبعث الیہ جندا من جندہ فیھزمھم فیسیر الیہ السفیانی بمن معہ حتی اذا صار ببیداء من الارض خسف بھم فلا ینجو منھم الا المخبر عنھم۔ (رواہ الحاکم۔ کذا فی الحاوی ص۶۵ ج۲)

(١٦٠٣) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجب ان اناسا من امتی یؤمون البیت لرجل من قریش قد لجأ بالبیت حتی کانوا بالبیداء خسف بھم فیھم المستبصر والمجبور وابن السبیل یھلکون مھلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی یبعثھم اللہ علی نیاتھم (رواہ مسلم)

سفیانی کا نکلنا اور مقام بیداء میں اپنی فوج کے ساتھ ہلاک ہونا

(١٦٠٢) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دمشق کی بستی پر ایک سفیانی شخص حملہ آور ہوگا جس کی عام طور پر اتباع کرنے والے قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے وہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے گا اور بچوں کو قتل کریگا اس کے مقابلہ کیلئے قیس کے قبیلہ کے لوگ جمع ہوں گے پھر وہ ان کو قتل کریگا حتی کہ کسی ٹیلے کی گھاٹی ان کو بچا نہ سکے گی ادھر میرے اہل بیت میں سے سنگستان مدینہ میں ایک شخص ظاہر ہوگا اس سفیانی کو اس کی خبر پہنچے گی تو وہ اپنے لشکر میں سے ایک دستہ ان کے مقابلہ کیلئے روانہ کرے گا وہ شخص ان کو شکست دے گا اس پر سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لیکر خود ان کے مقابلہ کے لئے چلے گا یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں پہنچے گا تو سب زمین میں دھنس جائیں گے اور ان میں سے کوئی شخص بھی نہ بچے گا مگر صرف ایک شخص جو ان لوگوں کی خبر اپنی جماعت کو جا کر دے گا۔ (حاکم)

(١٦٠٣) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعجب کی بات ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کی طرف ایسے قریشی شخص کے مقابلے کا قصد کریںگے جس نے بیت اللہ کی پناہ لے رکھی ہوگی اور میری امت ہی میں کے چند لوگ اس سے جنگ کا قصد کریں گے یہانتک کہ جب بیداء میں پہنچیں گے تو سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے ان میں اپنی خوشی سے آنیوالے اور زبردستی سے آنیوالے اور مسافر سب ہی قسم کے لوگ ہوں گے یہ سب ایک ہی جگہ ہلاک ہو جائیں گے مگر محشر میں اپنی اپنی نیت کے مطابق اٹھیں گے (مسلم شریف)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۰۴) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی
تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیهم جیش من المدینة من خیار اهل
الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلهم
فیقول المسلمون لا والله لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونهم فینهزم ثلث

(۱۶۰۴) ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام حلب کے قریب ملک شام میں ہیں) تو مدینہ سے ایک ایسا لشکر نکلے گا جو اس وقت تمام روئے زمین میں افضل ہوگا۔ جب دونوں لشکر صف آرا ہو جائیں گے تو نصاریٰ کہیں گے تم اُن مسلمانوں سے الگ ہو جاؤ جنھوں نے ہمارے بال بچے گرفتار کر لئے ہیں اور غلام بنا لئے ہیں ہم ان سے لڑیں گے مسلمان کہیں گے نہیں خدا کی قسم ہم اپنے بھائیوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑینگے

(۱۶۰۴) سید برزنجیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے ایک مفصل روایت نقل کی ہے جس سے اس باب کے واقعات کی ترتیب پر کافی روشنی پڑتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ اسلام رومیوں کے ساتھ مل کر پہلے ایک بار رومیوں کے کسی دشمن سے جنگ کریں گے جس کے نتیجہ میں ان کی فتح ہوگی اور دشمن سے حاصل شدہ مال یہ دونوں باہم تقسیم کرلیں گے اس کے بعد پھر یہ دونوں مل کر فارس سے جنگ کریں گے اور پھر ان ہی کو فتح ہوگی۔ رومی مسلمانوں سے کہیں گے کہ جس طرح پہلی بار ہم نے مال غنیمت تقسیم کر کے تم کو دیا تھا اسی طرح اس بار تم بھی مال اور قیدی سب ہم کو برابر تقسیم کر کے ہم کو دیدو۔ اس پر اہل اسلام حاصل شدہ مال اور مشرک قیدیوں کی تو تقسیم کرلیں گے مگر جو مسلمان قیدی ان کے پاس ہوں گے وہ تقسیم نہ کریں گے، رومی کہیں گے کہ ہم سے جنگ کرنے اور ہمارے بچوں کو قید کرنے کے یہی مجرم ہیں اس لئے ان کو بھی ہمارے حوالے کرو۔ مسلمان کہیں گے یہ نہیں ہو سکتا ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ رومی کہیں گے کہ یہ خلاف معاہدہ بات ہے آخر کار رومی صاحب رومیہ کے پاس یہ شکایت لے کر جائیں گے وہ اسی جھنڈے کا ایک بڑا لشکر سمندری راہ سے ان کے ہمراہ کر دے گا جس کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہ لشکر شام کا تمام ملک فتح کر لے گا صرف دمشق اور معتق کا پہاڑ بچ رہے گا اور بیت مقدس کو برباد کر ڈالے گا یہاں ایک سخت جنگ ہوگی مسلمانوں کے نیچے معتق پہاڑ کے اوپر ہوں گے اور مسلمان شہر اربیاء پر صبح و شام ان سے نبرد آزما ہوں گے۔ جب شاہ قسطنطنیہ یہ نقشہ دیکھے گا تو وہ قنسرین کے پاس تین لاکھ فوج خشکی کی راہ سے روانہ کرے گا اور یمن کے ساتھ چالیس ہزار قبیلہ حمیر کے لوگ ان سے آملیں گے یہاں تک کہ بیت مقدس پہنچیں گے اور وہ بھی روم سے جنگ کریں گے آخر ان کو شکست دیں گے۔ ایک اور لشکر آزاد شدہ غلاموں کا بھی عرب کی مدد کے لئے آئیگا اور کہے گا کہ اے عرب تم تعصب کی بات چھوڑ دو ورنہ کوئی تمہارا ساتھ نہ دے گا اور پھر ان کی مشرکین سے جنگ ہوگی مگر مسلمانوں کے کسی لشکر کو فتح نصیب نہ ہوگی ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے اور ایک تہائی بھاگ نکلیں گے اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے ان میں سے پھر ایک تہائی مرتد ہو کر روم سے جا ملیں گے اور ایک تہائی عراق و یمن اور حجاز کی طرف بھاگ جائیں گے اور بقیہ ایک تہائی کہیں گے کہ واقعی اب عصبیت چھوڑ کر سب متفق ہو جاؤ اور سب مل کر دشمن سے جنگ کرو اور اب اس عزم کے ساتھ جنگ کریں گے کہ یا ہم فتح کرلیں گے ورنہ مر جائیں گے جب رومی لشکر مسلمانوں کی اس قلت کا احساس کرے گا تو ایک شخص صلیب لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ صلیب کا بول بالا ہوا اس پر ایک مسلمان جھنڈا لے کر نعرہ لگائے گا کہ اللہ کے انصار کا

Presented by www.ziaraat.com

لا يتوب الله عليهم أبداً ويقتل ثلث هم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبداً فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان أن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فإذا جاؤوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال

پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر شہید ہو جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہیدوں میں افضل ہوگا اور تہائی لشکر فتحیاب ہوگا وہ عمر بھر کبھی کسی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے جو اس وقت نصاریٰ کے قبضہ میں آگیا ہوگا (اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) وہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ابھی مشغول ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا چکے ہوں گے اتنے میں شیطان آواز دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں نکل آیا ہے یہ خبر سنتے ہی مسلمان وہاں سے چل پڑیں گے حالانکہ یہ افواہ غلط ہوگی جب شام کے

غلبہ ہوا۔ رومیوں کے اس کلمہ پر اللہ تعالیٰ کو غصہ آئیگا اور وہ مسلمانوں کی دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ مدد فرمائے گا اور مسلمانوں کو کامیاب کر دے گا اس کے بعد مسلمان رومیوں کے ملک میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کے لوگ ان سے امن طلب کر کے جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں گے پھر ارد گرد کے رومی یہ افواہ اڑائیں گے کہ دجال نکل آیا ہے مسلمان ادھر بھاگ پڑیں گے بعد میں ان کو معلوم ہوگا کہ یہ خبر غلط تھی ادھر باقی ماندہ مسلمانوں پر رومی ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بیخ و بنیاد سے قتل کر ڈالیں گے یہاں تک کہ روم میں عرب کے زن و مرد میں سے کوئی نہ بچے گا۔ مسلمان واپس ہو کر جب یہ ماجرا دیکھیں گے تو پھر ان سے جنگ کریں گے اور جس قلعہ پر گذریں گے تین دن کے اندر اندر اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کر دے گا یہاں تک کہ جب خلیج کے پاس پہنچیں گے تو نصاریٰ کہیں گے مسیح ہمارا مددگار ہے اور صلیب کی برکت خلیج سمندر سے بچاؤ کے لئے ہماری مدد ہے۔ جب صبح ہوگی تو کیا دیکھیں گے کہ خلیج خشک ہو گئی ہے اور سمندر ہٹ چکا ہے بس تھوڑا سا رہ گیا اس میں اپنے خیمے لگا دیں گے ادھر مسلمان جمعہ کی شب میں کفر کے اس شہر کا محاصرہ کر لیں گے اور رات سے لیکر صبح تک حمد و اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے رہیں گے کوئی شخص سوئے گا اور نہ بیٹھے گا جب صبح ہوگی تو تمام مسلمان مل کر ایک بار اللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے اسی وقت شہر کی ایک جانب گر پڑے گی اس پر حیران ہو کر روم کہیں گے کہ پہلے تو ہماری جنگ عرب سے تھی اب تو جنگ کرنی خود پروردگار عالم ہی سے جنگ معلوم ہوتی ہے دیکھو مسلمانوں کے لئے ہمارا شہر خود بخود گر کر برباد ہو گیا۔ اس کے بعد مالِ غنیمت کا سونا ڈھالوں میں بھر بھر کر تقسیم ہوگا اور عورتیں اس کثرت سے ہوں گی کہ ایک ایک شخص کے حصہ میں تین تین سو عورتیں آئیں گی اس کے بعد پھر دجال حقیقۃً نکل آئے گا اور قسطنطنیہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں فتح ہوگا جو زندہ و سلامت رہیں گے نہ بیمار پڑیں گے اور نہ کوئی مرض ان کو ستائے گا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور ان کے ہمراہ یہ جماعت دجال کے لشکر (یہود) کے ساتھ جنگ میں شریک ہوگی۔ یہ روایت اس تفصیل کے ساتھ امام سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائی ہے۔

بعض حدیثوں میں امام مہدی کے متعلق "یصلحہ اللہ فی لیلۃ" کا لفظ بھی ملتا ہے جو ضابطہ حدیث کے اعتبار سے خواہ صحت کے درجہ پر نہ کہا جائے مگر ایک عمیق حقیقت اس سے حل ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر بعض ضعیف الایمان قلوب میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جب امام مہدی ایسی کھلی ہوئی شہرت رکھتے ہیں تو پھر ان کا تعارف، عوام و خواص میں کیسے

Presented by www.ziaraat.com

يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَإِذَا رَآهُ
عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ
يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ۔ (رواہ مسلم)

ملک میں پہنچیں گے اس وقت دجال نکلے گا اور جب مسلمان جنگ کے لئے مستعد ہوں گے اور صف آرائی کر رہے ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائیگا اسی وقت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور ان کی امامت کریں گے جب خدا کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو مارے خوف کے اس طرح پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ خود بخود گھل گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر فرمایا ہے اس لئے وہ اس کو قتل فرمائیں گے اور اپنے نیزہ میں اس کے قتل کا خون دکھائیں گے (مسلم)

مخفی رہ سکتا ہے اس لئے مصائب و آلام کے وقت ان کے ظہور کا انتظار معقول معلوم نہیں ہوتا لیکن اس لفظ نے یہ حل کر دیا کہ یہ صفات خواہ کتنے ہی اشخاص میں کیوں نہ ہوں لیکن ان کے وہ باطنی تصرفات او روحانیت مشیت الٰہیہ کے ماتحت اوجھل رکھی جائے گی یہاں تک کہ جب ان کے ظہور کا وقت آئے گا تو ایک ہی شب کے اندر اندر ان کی اندرونی خصوصیات منظر عام پر آجائیں گی گویا یہ بھی ایک کرشمۂ قدرت ہوگا کہ ان کے ظہور کے وقت سے قبل کوئی شخصیت ان کو پہچان نہ سکے گی اور جب وقت آئے گا تو قدرت الٰہیہ شب بھر میں وہ تمام صلاحیتیں ان میں پیدا کر دے گی جن کے بعد ان کا امام مہدی ہونا ایک نابینا پر بھی منکشف ہو جائیگا دیکھئے کہ دجال کا خروج احادیث صحیحہ سے کیسا ثابت ہے۔ لیکن یہ ثابت شدہ حقیقت اس کے خروج سے پہلے پہلے کتنی مخفی ہے اور جب کہ یہ داستان دور فتن کی ہے تو اب امام مہدی کے ظہور اور دجال کے وجود میں انکشاف کا مطالبہ کرنا یا اس بحث میں پڑنا یہ مستقل خود ایک فتنہ ہے۔

اس قسم کے عجائبات کی مثالیں شریعت میں بہت ملتی ہیں۔ یوم جمعہ میں ساعت محمودہ کا ہونا تو یقینی ہے مگر وہ بھی اختلافات کے جھرمٹ میں ایسی مبہم ہو کر رہ گئی ہے کہ اس کا متعین کرنا اہل علم کو بھی مشکل پڑ گیا ہے یہی حال شب قدر میں ہے اور اس سے زیادہ ابہام دور فتن کی احادیث میں نظر آتا ہے غالباً یہ بھی مشیت الٰہیہ کا ایک بھید ہے کہ فتنہ اپنے وقت پر ظاہر ہو پھر اس کا متعین کرنا مشکل ہو جائے۔ دجال کی حدیثوں میں آپ پڑھیں گے کہ اس میں دجالیت کا ثبوت واضح سے واضح صورت میں موجود ہوگا لیکن اس پر بھی ایک جماعت ہوگی جو اس کو خدا اور رسول ماننے پر مجبور ہوگی کیونکہ اس کے ہمراہ دجالیت کے ثبوت کے ساتھ ساتھ ایسے شبہات کی دنیا ہوگی جن کا ظہور اسی کے ساتھ مخصوص ہے گو شبہات کسی کے دعوے کے ثبوت کے لئے کتنے ہی ناکافی ہوں مگر اس وقت کے ایمانوں کو متزلزل کرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہوں گے یہی وجہ ہے کہ اس کے ظہور کے لئے قدرت الٰہیہ نے وہ زمانہ مقرر فرمایا ہے جبکہ ایمانوں کی قوت مسلوب ہو چکی ہوگی اور یہی راز ہے کہ اس کا ظہور خیر القرون میں نہ ہو سکا اور نہ اولیاء کرام کی کثرت کے ساتھ موجودگی میں ہو سکتا ہے ہاں مسلمانوں کے ایسے دور میں ہوگا جبکہ وہ بھیڑوں کی شکل میں مارے مارے پھرتے ہوں گے اور یہی حقیقت ہے کہ دنیا کے جس گوشہ میں ایمان کے پختہ لوگ بستے ہیں وہاں دجالی اثرات کا ظہور بہت مضمحل نظر آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Presented by www.ziaraat.com

الدجال الاکبر

(۱۶۰۵) عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال۔ (رواہ مسلم)

(۱۶۰۶) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنتہ ونارہ فنارہ جنۃ وجنتہ نار۔ (رواہ مسلم)

(۱۶۰۷) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انھا الجنۃ ھی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ (متفق علیہ)

(۱۶۰۸) عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال فلینأ منہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث معہ من الشبھات۔ (رواہ ابوداؤد)

دجال اکبر

(۱۶۰۵) عمران بن حصین کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ (مسلم)

(۱۶۰۶) حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن جو اس کی جنت نظر آئیگی دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی (لہذا جس کو وہ جنت بخشے گا وہ دوزخی ہوگا اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا)۔ (مسلم شریف)۔

(۱۶۰۷) ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتلاؤں جو حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے تو جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی۔ دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ (متفق علیہ)

(۱۶۰۸) عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اس کو چاہیے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے بخدا کہ ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مومن آدمی ہے لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ (ابوداؤد)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۰۹) وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إني حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا إن المسيح الدجال قصير أفحج جعد أعور مطموس العين ليست بناتئة ولا جحراء فإن ألبس عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور (رواه ابوداؤد)

(۱۶۱۰) وعن أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا قد أنذر الدجال قومه وإني أنذركموه فوصفه لنا قال لعله سيدركه بعض من رآني أو سمع كلامي قالوا يا رسول الله فكيف قلوبنا يومئذ فقال مثلها يعني اليوم أو خير (رواه الترمذي وابوداؤد)

(۱۶۱۱) عن أبي سعيد قال حدثنا النبي صلى الله عليه وسلم يوما حديثا طويلا عن الدجال فكان فيما يحدثنا به أنه قال يأتي الدجال وهو محرم عليه أن يدخل

(۱۶۰۹) عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے دجال کے متعلق کچھ تفصیلات تم لوگوں سے بیان کیں لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ کہیں تم پورے طور پر اس کو نہ سمجھے ہو، دیکھو مسیح دجال کا قد ٹھنگنا ہوگا اس کے دونوں پیر ٹیڑھے، سر کے بال شدید خمیدہ، یک چشم مگر ایک آنکھ بالکل چٹ صاف نہ اوپر کو ابھری ہوئی نہ اندر کو دھنسی ہوئی اگر اب بھی تم کو شبہ رہے تو یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۶۱۰) ابوعبیدہ بن جراحؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہے اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اس کے بعد آپ نے اس کی صورت وغیرہ بیان فرمائی اور کہا ممکن ہے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہو، اس میں کوئی ایسا نکل آئے جو اس کا زمانہ پاسکے انھوں نے پوچھا اس دن ہمارے دلوں کا حال کیسا ہوگا آپ نے فرمایا ایسا ہی جیسا آج ہے یا اور بھی بہتر۔

(۱۶۱۱) حضرت ابی سعید سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک طویل حدیث دجال کے بارہ میں بیان فرمائی تو جو باتیں آپ نے ہم سے اس کے متعلق بتائیں

(۱۶۱۰) پیشگوئی میں اقسام کا ابہام رہ جاتا ہے اور وہ تکوینی امر ہے۔ دیکھیے یہاں پر لعلہ سیدرکہ بعض من رآنی کے لفظ نے کتنا ابہام پیدا کر دیا ہے۔ پھر او خیر میں یہ ابہام کہاں تک جا پہنچا ہے۔

(۱۶۱۱) حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ بھی مستنبط ہو سکتا ہے جو اصول حدیث میں مندرج ہے اس کی تفصیل یہاں موقع سے نامناسب۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص عجب نہیں کہ خضر علیہ السلام ہوں واللہ تعالیٰ اعلم بہر حال حدثنا میں جمع کے صیغہ میں بہت سے امور کی طرف اشارات ممکن ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ (رواہ البخاری)

(۱۶۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ تَرْجُفُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ رواہ البخاری وفی روایۃ عنہ لایدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال ولہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان وفی روایۃ علی نقاب المدینۃ ملائکۃ وفی روایۃ المدینۃ یاتیہا الدجال فیجد الملائکۃ یحرسونہا فلا یقربہا کلہا فی البخاری۔

ان میں یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال آئے گا مگر مدینہ کے راستوں میں گھس آنا اس کے لیے حرام اور ناممکن ہوگا تو وہ مدینہ کے آس پاس کی بنجر زمین میں کسی جگہ آکر اترے گا تو ــــ اس کے مقابلہ کے لیے اس دن ایک شخص نکلے گا جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر (یا بہتر انسانوں میں سے) ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی بات ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی تھی تو دجال کہے گا لوگو! بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کردوں اور پھر اسے زندہ کردوں تب تو تم کو میرے معاملے میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہے گا۔ وہ کہیں گے کہ نہیں تو وہ ان کو قتل کردے گا پھر ان کو زندہ کردے گا تو وہ بزرگ کہیں گے خدا کی قسم اب تو مجھ کو تیرے بارہ میں اور بھی یقین اور بصیرت حاصل ہوگئی کہ آج سے زیادہ ایسی بصیرت پہلے نہ تھی تو دجال پھران کو قتل کرنا چاہے گا مگر اس کا قابو ان پر چل سکے گا (بخاری)۔

(۱۶۱۲) حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال آئیگا یہاں تک کہ مدینہ کے ایک کنارے آکر اترے گا تو تین بار زلزلے آئیں گے اس وقت جتنے کافر اور جتنے منافق ہوں گے سب نکل کر اس کے ساتھ ہوجائیں گے۔ (بخاری)۔

(ان کی ایک اور روایت میں ہے کہ مدینہ کے اندر مسیح دجال کا رعب بھی نہ آنے پائیگا۔ اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہوں گے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ مدینہ کے بڑے بڑے راستوں پر بہت سے فرشتے ہوں گے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ مدینہ کے پاس دجال آئے گا تو فرشتوں کو اس کی نگرانی کرتے پائیگا لہٰذا ان کے پاس بھی نہ پھٹک سکے گا۔)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۱۳) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ أَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَؤُوْا إِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهٗ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ

(۱۶۱۳) فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے کو سنا وہ اعلان کر رہا تھا چلو نماز ہونے والی ہے۔ میں نماز کے لئے نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، آپ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ گئے اور آپ کے چہرہ پر اس وقت مسکراہٹ تھی آپ نے فرمایا ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے انھوں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے آپ نے فرمایا بخدا میں نے تم کو نہ تو مال وغیرہ کی تقسیم کے لئے جمع کیا ہے نہ کسی جہاد کی تیاری کے لئے بس صرف اس بات کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھا وہ آیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہے اور مجھ سے ایک قصہ بیان کرتا ہے جس سے تم کو میرے اس بیان کی تصدیق ہو جائے گی جو میں نے کبھی دجال کے متعلق تمہارے سامنے ذکر کیا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ ایک بڑی کشتی پر سوار ہوا جس پر سمندروں میں سفر کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ قبیلۂ لخم اور جذام کے تیس آدمی اور تھے۔ سمندر کا طوفان ایک ماہ تک ان کا تماشا بناتا رہا۔ آخر مغربی جانب ان کو ایک جزیرہ نظر پڑا جس کو دیکھ کر وہ بہت مسرور ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اتر گئے سامنے سے ان کو جانور کی شکل کی ایک چیز نظر پڑی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے کہ ان میں اس کے اعضائے مستورہ تک کچھ نظر نہ آتے تھے۔ لوگوں نے اس سے کہا کمبخت تو کیا بلا ہے؟ وہ بولی میں دجال کی جاسوس ہوں چلو اس گرجے میں چلو وہاں ایک شخص ہے جس کو تمہارا بڑا انتظار لگ رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب اس نے ایک آدمی کا

Presented by www.ziaraat.com

فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ عَلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِيَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ

ذکر کیا تو اب ہم کو ڈر لگا کہ کہیں وہ کوئی جن نہ ہو۔ ہم لپک کر گرجے میں پہنچے تو ہم نے ایک بڑا قوی ہیکل شخص دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ویسا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا اس کے ہاتھ گردن سے ملا کر اور اس کے پیر گھٹنوں سے لیکر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے نہایت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے کہا تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ وہ بولا تم کو تو میرا پتہ کچھ نہ کچھ لگ ہی گیا اب تم بتاؤ تم کون لوگ ہو۔ انھوں نے کہا ہم عرب کے باشندے ہیں۔ ہم ایک بڑی کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آیا اور ایک ماہ تک رہا۔ اس کے بعد ہم اس جزیرہ میں آئے تو یہاں ہمیں ایک جانور نظر پڑا جس کے تمام جسم پر بال ہی بال تھے اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس خبر رساں) ہوں چلو اس شخص کی طرف چلو جو اس گرجے میں ہے۔ اس لئے ہم جلدی جلدی تیرے پاس آگئے۔ اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان (شام میں ایک بستی کا نام ہے) کی کھجوروں میں پھل آتا ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا ہاں آتا ہے۔ اس نے کہا وہ وقت قریب ہے جب اس میں پھل نہ آئیں۔ پھر اس نے پوچھا اچھا "بحیرۂ طبریہ" کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا بہت ہے۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جبکہ اس میں پانی نہ رہے گا پھر اس نے پوچھا زغر (شام میں ایک بستی) کے چشمہ کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں اور اس بستی والے اپنی کھیتوں کو اس کا پانی دیتے ہیں یا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بھی بہت پانی ہے، اور بستی والے اسی کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں پھر اس نے کہا اچھا نبی الامیین ؐ کا کچھ حال سناؤ

Presented by www.ziaraat.com

مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي مَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ (رواه مسلم) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُخْتَصَرًا قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عِنْدَ شَرْحِ حَدِيْثِ جَابِرٍ مِنْ كِتَابِ الْاِعْتِصَامِ وَقَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ غَرِيْبٌ فَرْدٌ لَيْسَ كَذَالِكَ فَقَدْ رَوَاهُ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَبُوْ هُرَيْرَةَ كَمَا عِنْدَ أَحْمَدَ وَأَبِيْ يَعْلٰى وَعَائِشَةُ كَمَا عِنْدَ أَحْمَدَ وَجَابِرٌ كَمَا عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ ص ۲۷۴ ج ۱۳ فتح الباري وَذَكَرَ أَنَّ الْبُخَارِيَّ إِنَّمَا لَمْ يُخَرِّجْهُ لِشِدَّةِ الْتِبَاسِ الْأَمْرِ فِي ذَالِكَ فَتَنَبَّهْ۔

ہم نے کہا وہ مکے سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے ہیں اس نے پوچھا کیا عرب کے لوگوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے۔ ہم نے کہا ہاں اس نے پوچھا اچھا پھر کیا نتیجہ رہا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے گردونواح پر تو غالب آچکے ہیں اور لوگ ان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں۔ اس نے کہا سن لو ان کے حق میں یہی بہتر تھا کہ ان کی اطاعت کرلیں اور اب میں تم کو اپنے متعلق بتاتا ہوں میں مسیح دجال ہوں، اور وہ وقت قریب ہے جبکہ مجھ کو یہاں سے باہر نکلنے کی اجازت مل جائیگی میں باہر نکل کر تمام زمین پر گھوم جاؤں گا اور چالیس دن کے اندر اندر کوئی بستی ایسی نہ رہ جائے گی جس میں داخل نہ ہوں بجز مکہ اور طیبہ کے، کہ ان دونوں مقامات میں میرا داخلہ ممنوع ہے جب میں ان دونوں میں سے کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا اس وقت ایک فرشتہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے سامنے سے آکر مجھ کو داخل ہونے سے روکدیگا اور ان مقامات (مقدسہ) کے جتنے راستے ہیں ان سب پر فرشتے ہوں گے کہ وہ ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لکڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ وہ طیبہ یہی مدینہ ہے۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔ دیکھو کیا یہی بات میں نے تم سے بیان نہیں کی تھی۔ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے بیان فرمائی تھی۔ اس کے بعد فرمایا دیکھو وہ بحر شام یا بحر یمن (راوی کو شک ہے) بلکہ مشرق کی جانب ہے اور اسی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

امام قرطبی نے اپنی مشہور کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ دجال کی بابت جن سوالات کے تفصیلی جوابات حدیث میں آچکے ہیں وہ یہ ہیں:۔ اس کی حقیقت، سبب خروج، محل خروج، وقت خروج، شکل وصورت، ساحرانہ کرشمے اس کا دعویٰ اس کے قاتل اور وقت قتل کی تعیین، اور یہ بحث بھی کہ وہ ابن صیاد ہے یا کوئی اور، اس بحث سے اس مسئلہ کا فیصلہ بھی ہو جاتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھا یا نہیں (دیکھو فتح الباری)۔

Presented by www.ziaraat.com

ابن صیاد واسمہ وحلیتہ وحلیۃ ابیہ وما فیہ من صفاتہ الغریبۃ

(۱۶۱۴) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ اَبُوالدَّجَّالِ
ثَلٰثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَھُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَھُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً تَنَامُ
عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ
اَبُوْہُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ کَاَنَّ اَنْفَہٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّہٗ اِمْرَاَۃٌ فِرْضَاخِیَّۃٌ طَوِیْلَۃُ الثَّدْیَیْنِ
فَقَالَ اَبُوْبَکْرَۃَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَذَھَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی
دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْہِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِمَا فَقُلْنَا ھَلْ لَکُمَا وَلَدٌ
فَقَالَا مَکَثْنَا ثَلٰثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّہٗ

ابنِ صیاد کا نام اس کا اور اس کے باپ کا حلیہ اور اس کی عجیب و غریب صفات کا بیان

(۱۶۱۴) ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال کے باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب، ایک دانت باہر نکلا ہوا ہوگا وہ بالکل نکما ہوگا سوتے میں اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوں گی مگر اس کا دل ہوشیار رہے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا نقشہ بیان فرمایا کہ اس کا باپ لانبا، چھریرے جسم والا، چونچ کی طرح اس کی ناک ہوگی۔ اس کی ماں کے دونوں پستان بڑے بڑے لٹکے ہوئے۔ ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ میں یہود کے گھر اسی قسم کے ایک لڑکے کی پیدائش سنی تو میں اور زبیر بن عوام اس کے دیکھنے کے لئے گئے جب اس کے ماں باپ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ ٹھیک اسی صورت کے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیان فرمائی تھی۔ ہم نے پوچھا تمہارے کوئی بچہ ہے؟ انھوں نے کہا تیس سال تک تو ہمارے کوئی بچہ نہیں تھا اس کے بعد اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہے اس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے وہ بالکل نکما ہے

(۱۶۱۴) جزری کہتے ہیں کہ روایت مذکورہ میں لفظ "اضرس" کاتب کی تصحیف ہے اصل میں "اضرشی" ہے جیسا کہ ترمذی کی روایت میں موجود ہے اس بناپر اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ وہ بہت ہی مضر ہی مضرت اور نقصان ہی نقصان ہے۔ احقر کا خیال ہے کہ "ضرس" لغت میں اگرچہ ڈاڑھ کو کہتے ہیں مگر توسعًا اس سے کیلا یعنی کنارے کا لمبا نوکیلا دانت مراد ہو سکتا ہے اور اضرس کا ترجمہ لمبے کیلے والا ہو سکتا ہے جیسا کہ آئندہ روایت میں لفظ "طالعۃ نابہ" موجود ہے اس کا ترجمہ بھی یہی ہے کہ اس کا ایک کیلا باہر کی جانب نکلا ہوا ہوگا اس بناپر تصحیف کہنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ابن صیاد کی صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ "تنام عیناہ" ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ دل کی بیداری محمود صفت

Presented by www.ziaraat.com

مُنْفَعِةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي (رواه الترمذی)

(۱۶۱۵) عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔ (رواہ مسلم)

اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر اس کا دل خبردار رہتا ہے ہم جوان کے گھر سے باہر نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دھوپ میں اپنی چادر میں لپٹا ہوا کچھ گنگنا رہا ہے اس نے اپنا سر کھول کر کہا تم کیا باتیں کر رہے تھے ؟ ہم نے کہا کیا تو نے ہماری باتیں سن لیں ؟ وہ بولا ہاں میری آنکھیں ہی سوتی ہیں ورنہ میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ (ترمذی شریف)

(۱۶۱۵) نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کی کسی گلی میں ابن عمرؓ کی ابن صیاد سے مڈبھیڑ ہوگئی تو انھوں نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے اسے غصہ آگیا تو وہ پھولنے لگا اور ایسا پھولا کہ ساری گلی اس سے بھر گئی اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی ہمشیرہ حضرت سیدہ حفصہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو کہیں یہ قصہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا انھوں نے فرمایا اے ابن عمرؓ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم نے اسے فضول چھیڑا تمہارا کیا مطلب تھا ؟ کیا تم یہ بات معلوم نہیں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ دجال جب نکلے گا تو کسی بات پر غضبناک ہونے کی وجہ ہی سے نکلے گا (مسلم)

بھی ہے اور مذموم بھی۔ جس کا علاقہ عالم ملکوت سے قائم ہوتا ہے وہ تو اس بیداری کی وجہ سے عالم علوی یعنی عالم ملکوت سے وابستہ رہتا ہے اور جس کا علاقہ شیاطین اور جنوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ عالم سفلی یعنی عالم شیاطین سے وابستہ رہتا ہے لہٰذا اس طرح مرکز ہدایت اور مرکز ضلالت دونوں کو اپنے اپنے عالموں سے مدد پہنچتی رہتی ہے، کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔

روایت مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور اس کے ماں باپ کا نقشہ اور حلیہ بھی بیان فرمادیا تھا اور چونکہ وہ ابن صیاد اور اس کے ماں باپ میں بھی موجود تھا اس لئے ابن صیاد کا معاملہ شروع میں باعث حیرت بن گیا تھا کہ کہیں یہ وہی دجال تو نہیں کیونکہ جلد اول کی ختم نبوت کی بحث میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آپ نے دجال اکبر کے علاوہ تیس ۳۰ سے تیس دجالوں تک کی اور خبر دی ہے جو اسی امت میں پیدا ہوں گے اور دعوائے نبوت کریں گے بہر حال چونکہ اس بچہ میں دجال کا اور اس کے ماں باپ میں دجال کے ماں باپ کا اکثر نقشہ موجود تھا اس لئے اس کے دجال ہونے میں خائف قلوب کو تردد پیدا ہوجانا ایک بالکل فطری اور معقول بات تھی۔

(۱۶۱۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد میں بعض باتیں غیر معمولی بھی تھیں مثلاً پھول کر کُپّا ہوجانا تو ایک مجاز اردو کا محاورہ ہے مگر وہ حقیقتاً اس طرح پھول جاتا تھا کہ ساری گلی اس سے بھر جائے یہ علامت کے خواص میں سے ہے اس کے بعد ابن عمرؓ کی جو گفتگو حضرت حفصہؓ سے ہوئی ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دجال یہی ابن صیاد ہے تو ابھی اس کے خروج کا وقت نہیں ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ یہ ابن صیاد کن کن حالات سے گذر یگا اور پھر اپنے وقتِ مقررہ پر ان فتنہ سامانیوں کے ساتھ ظاہر ہوگا جو احادیث میں مذکور ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۱۶) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

(رواه داؤد، والبیہقی فی کتاب البعث والنشور)

(۱۶۱۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدْ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ (رواہ ابوداؤد)

(۱۶۱۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ

(۱۶۱۶) نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مسیح دجال وہ ابن صیاد ہی ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۶۱۷) جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ حرہ ہوئی تھی اس دن کے بعد سے ہم کو ابن صیاد کا پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ چلا کہاں گیا؟ (ابوداؤد)

(۱۶۱۸) ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں میرا اور ابن صیاد کا ساتھ ہوگیا تو وہ

(۱۶۱۶) مذکورہ بالا حالات کی بنا پر ابن عمرؓ کا ایسا یقین کر لینا کچھ بعید نہیں ہے مگر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اتنی بات سے بقیہ تفصیلات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ابن صیاد کا دجال ہونا پھر اپنے وقت پر اس کا ظاہر ہونا بہت آسان ہے اور یہ مختلف نقول اور آئندہ بھی جو آپ کے سامنے پیش ہوں گی ان کا ابہام اس کے فتنہ در فتنہ ہونے کا سبب بن گئی ہیں۔

(۱۶۱۷) ابن صیاد کے حالات زندگی جتنے گوناگوں اختلافات اور ابہام میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں اتنے ہی اس کے حالات گمشدگی بھی ہے حتی کہ کوئی تو اس کا گم ہونا نقل کرتا ہے اور کوئی اس کی موت بھی بیان کرتا ہے بہرحال یہ تمام بیانات آپ کے بعد ہی کے ہیں۔ ان تمام اختلافات کو بھی آپ کے سر کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس کے بارہ میں ابتدائی تردد کے جو اسباب تھے اس کی حقیقت پہلے بیان ہو چکی ہے اس کے بعد پھر جو آخری بات ہے وہ آئندہ حدیث میں آ رہی ہے۔

(۱۶۱۸) ابن صیاد کے یہ عجیب حالات سب حدیثوں سے ثابت ہیں اور ان سب سے ابہام کے سوا کوئی صاف نتیجہ برآمد نہیں ہوتا حتی کہ اس نے خود جو بیان اپنی صفائی کے لیے پیش کیا تھا اس کو پھر خود ہی اپنی آخر گفتگو سے مبہم بنا دیا حتی کہ ابوسعیدؓ کے دل میں اس کی طرف سے اس کی پہلی تقریر سے جو قدرے اطمینان پیدا ہو گیا تھا وہ پھر جاتا رہا پس جبکہ اس کی ذات اور اس کے اقوال میں خود اس درجہ ابہام کے سامان موجود ہیں کہ اس کی موجودگی میں بھی اس کی طرف سے اطمینان حاصل ہونا مشکل مسئلہ بن رہا ہے تو بعد میں اگر روایات کے اختلافات سے اس ابہام کو کچھ اور مدد مل گئی ہو تو اندازہ فرمایئے کہ اب اس کا معاملہ کتنا پیچیدہ ہو جانا چاہیے۔ انسان کے سامنے جزم و یقین کی حالت میں بھی جب کوئی خوفناک منظر آ جاتا ہے تو اس کی فطرت غیر اختیاری طور پر ہراساں ہونے لگتی ہے۔

دیکھئے قیامت کا آنا جتنی یقینی بات ہے اتنی ہی یقینی یہ بات بھی ہے کہ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں نہیں آئے گی لیکن اس کے باوجود جب دنیا کے معمول کے مطابق سورج کو گہن لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا نقشہ گھومنے لگتا تھا۔ اسی طرح جب آسمان پر سیاہ بادل منڈلاتے نظر آتے تو آپ کے سامنے قوموں کی ہلاکت کا سماں بندھ جاتا اور آپ پر کرب و بے چینی کا یہ عالم اس وقت تک برابر رہتا جب تک کہ بارش ہو کر بادل صاف نہ ہو جائے۔ پس خوف کے مقامات میں جو غیر اختیاری تردد لاحق ہونا انسانی فطرت ہے اس کو جزم و یقین کے خلاف سمجھنا خود بڑی نافہمی ہے۔ اسی طرح ابن صیاد کے حالات تھے۔ آپ

Presented by www.ziaraat.com

تحت قطيفة له فيها زمزمة فرأت امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم فخرج من القطيفة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل
معنى حديث عمر فقال عمر ابن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلست صاحبه انما صاحبه عيسى
ابن مريم وان لا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال (رواه في شرح السنة)

کہ آپ نے اس کو ایک چادر میں لپٹا ہوا دیکھا کہ اس میں پڑا کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اس کو خبردار کر دیا کہ اے عبداللہ! دیکھو یہ ابوالقاسم آ گئے ہیں پس وہ اپنی چادر سے باہر نکل آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے اگر یہ اس کو اطلاع نہ دیتی تو سارا معاملہ خود ہی بیان کر دیتا، پھر راوی نے حضرت عمرؓ والی حدیث کا قصہ بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا اگر یہی دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو اس کو تو عیسیٰ بن مریم قتل کریں گے اور اگر یہ وہ نہیں تو ایسے بچہ کا قتل کرنا خیر کی بات نہیں جو ہمارے عہد میں داخل ہو (یعنی ہماری ذمی رعایا ہے) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق یہ خطرہ لگا ہی رہا کہ کہیں وہ دجال اکبر نہ ہو۔

کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ احادیث سے بعض دوسرے مقامات میں بھی ابہام کی نظیر ملتی ہے مثلاً شب قدر، ساعت جمعہ، صلوٰۃ وسطیٰ وغیرہ ان سب کے بارہ میں وثوق کے ساتھ تعیین کا کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان امور میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں بھی ابہام موجود تھا بلکہ آپ نے تو ان کو بیان فرمایا تھا پھر کسی وجہ سے راویوں کے بیان میں اختلاف ہوا اور اس طرح آخرت کے لئے اس معاملہ کو گویا مبہم بنا دیا گیا۔ اب جو جد و جہد کرنے والے افراد تھے انھوں نے شب قدر، ساعت جمعہ اور صلوٰۃ وسطیٰ کی تلاش میں اپنی مساعی تیز کر دیں اور جو جو بھی ان کا مصداق بن سکتا تھا کسی تحقیق اور تفصیل کے بغیر ان سب مبہم ساعات میں کوشش صرف کر ڈالی جو کسی ایک ساعت کے متعین ہونے کی صورت میں کی جا سکتی تھی اور اس طرح یہ تکوینی ابہام ان کے حق میں ایک رحمت اسی طرح ابن صیاد کا معاملہ بھی روایات کے اختلافات کی وجہ سے گو مبہم رہا مگر یہ ابہام بھی صحیح نتائج کیلئے رحمت بن گیا کیونکہ اس ابہام کا ثمرہ اس سے زیادہ اور کیا ہے کہ وہ دجال اکبر تھا یا نہیں۔ اس سے زیادہ اس ابہام کا دیگر تفصیلات پر کوئی اثر نہیں پس اگر ہم کو متعین طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا تو اس کا اقتضاء یہی ہے کہ اب ہم کو اور زیادہ احتیاط لازم ہو گئی۔ دیکھئے اگر اس روایت کی بنا پر ابن صیاد ہی دجال اکبر ہو تو اسی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ظہور جو تفصیلات ہیں ان میں کچھ نہیں بدلتا۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ دجال اکبر کے قاتل ازل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقرر ہو چکے ہیں اور جب یہ ہے تو نہ اللہ تعالیٰ کا علم بدل سکتا ہے اور نہ تم اس کو قتل کر سکتے ہو۔ لہٰذا اس ابہام کو لیکر بقیہ سارے معاملات کو مبہم بنا ڈالنا کج فہمی اور کجروی کے سوا کچھ نہیں۔ اس حدیث کے بقیہ مباحث کی تفصیل تقدیر کے باب میں گزر چکی ہے آخر میں اتنا اور لکھ دینا کافی ہے کہ بہت سے امور مقدمہ کے پیش آنے پر آپ کے چہرے پر تردد اور خوف کا نمودار ہو جانا بھی کسی یقین کے عدم جزم کی نشان کو کسی تردد کا باعث قرار دیا جا سکتا ہے (جیسا کہ آئندہ آنے والا ہے)۔ (باقی حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ (روی البخاری هذا السیاق فی باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی من کتاب الجهاد واخرج فی باب الملائکة)

(۱۶۲۰) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ ابی بن کعب اس باغ کی طرف چلے جس میں ابن صیاد رہتا تھا جب آپؐ باغ کے اندر تشریف لائے تو آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپ چھپ کر یہ تدبیر کر رہے تھے کہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے آپؐ اس کی کوئی بات سن لیں۔ ادھر ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر میں لپٹا ہوا اندر اندر کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آپؐ کو دیکھ پایا کہ آپ درخت کے تنوں کی آڑ لئے ہوئے ہیں تو فوراً اس نے کہا او صاف! (یہ اس کا نام تھا) ہوشیار۔ بس یہ سن کر ابن صیاد فوراً کھڑا ہو گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو ہوشیار نہ کرتی تو یہ صاف بات کہہ گذرتا۔ سالم کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں خطبہ دیا اور خدا کی شان کے مناسب حمد و ثنا کی، اس کے بعد دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اس سے اپنی قوم کو نہ ڈرایا ہو لیکن ایک بات میں تم کو ایسی صاف بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ یہ کہ تم جان چکے ہو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہر عیب سے بری ہے وہ کانا نہیں ہو سکتا۔ (بخاری شریف)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپ کا وجود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عالم کیلئے رحمت ہی رحمت تھا اس کے موجود ہوتے ہوئے قیامت کا قائم ہو جانا کیسے ممکن تھا وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم لہذا اگر کوئی شخص صرف ان احادیث کو اٹھا کر قیامت کا انکار کر ڈالے یا اس کے وقوع کے تردد میں پڑ جائے تو یہ اسی کی بے فہمی اور قصور فہم کا سبب ہے اس کو حدیثوں کے سر رکھ دینا اور بدیہہ نادانی ہے اسی طرح احادیث فتن میں اس قسم کے ابہامات پیش آ گئے ہیں کہ اپنی اپنی فہم کے مطابق علماء نے ان کی تعیین میں کسی قدر عجلت سے کام لیا ہے حالانکہ جب حدیث میں ان کے ظہور کا وقت متعین ہے اور نہ ان کی تعیین مذکور ہے تو پھر اپنی جانب سے اس کی تعیین میں عجلت بازی سے کام لے کر اس کو حدیث کی طرف منسوب کر ڈالنا خلاف واقع ہے۔

(۱۶۲۱) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهِ اَنَّهُ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهِ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ

(۱۶۲۱) اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ظہور سے پہلے تین قحط پڑیں گے۔ ایک سال آسمان کی ایک تہائی بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار بھی ایک تہائی کم ہو جائے گی۔ دوسرے سال آسمان کی دو حصے بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار دو حصے کم ہو جائے گی اور تیسرے سال آسمان سے بارش بالکل نہ برسے گی اور زمین کی پیداوار بھی کچھ نہ ہوگی حتی کہ جتنے حیوانات ہیں خواہ وہ کھر والے ہوں یا ڈاڑھ سے کھانے والے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک گنوار آدمی کے پاس آکر کہے گا اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو کیا اس کے بعد بھی تجھ کو یہ یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا ضرور، اس کے بعد شیطان اسی کے اونٹ کی سی شکل بن کر اس کے سامنے آئے گا جیسے اچھے تھن اور بڑے کوہان والے اونٹ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور سگا بھائی گزر چکا ہوگا اور اس سے آکر کہے گا بتلا اگر میں تیرے باپ بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا

(۱۶۲۱) حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ جب اس عظیم ترین فتنے کا ظہور قریب ہوگا تو جس طرح انبیاء علیہم السلام کے ظہور سے پہلے برکات (ارہاص) کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اسی طرح اس فتنے سے پہلے برکات کا فقدان ہونا شروع ہو جائے گا۔ بارش، غلہ اور اسی کے ساتھ سب حیوانات ختم ہو جائیں گے۔ اس بے سرو سامانی میں وہ اس سازو سامان کے ساتھ آئے گا کہ ایک برباد شدہ کسان کے حیوانات زندہ کر دے گا اور ایک شخص سے اس کے باپ اور بھائی کے دوبارہ زندہ کر دینے کا وعدہ کرے گا۔ اب سوچئے کہ ضعیف انسان کی بے علمی اور اسی کے ساتھ جب افلاس کی سختی بھی یکجا جمع ہو جائے تو اس کی آزمائش کا میدان کتنا سخت ہو جائے گا۔ مردہ کا زندہ کرنا ہی کچھ کم بات نہیں پھر ایک کسان کے لئے اس کے جانور اور ان سے بڑھ کر اس کی اولاد اور اس کے ماں باپ اس سے زیادہ پیاری چیزیں اور کیا ہو سکتی ہیں؟ کون ہے جو اس فتنہ کا مقابلہ کر سکتا؟۔ اگر کہیں حدیث نے اس کی اعجوبہ نمائیوں کا راز فاش نہ کر دیا ہوتا تو آج بھی بہت سے ضعیف الایمان تردد میں پڑ جاتے۔ مگر جب یہ بات صاف ہو گئی کہ یہ سب کچھ شیطانی تصرفات اور شعبدے ہوں گے

Presented by www.ziaraat.com

الشَّیْطَانُ نَحْوَ اَبِیْهِ وَنَحْوَ اَخِیْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اِهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلُحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْیَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَکَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ قَالَ یُجْزِئُهُمْ مَا یُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ (رواہ احمد وابوداؤد والطیالسی)

کیوں نہیں؟ بس اس کے بعد شیطان اس کے باپ بھائی کی صورت بن کر آجائے گا۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ یہ بیان فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اس کے بعد لوٹ کر دیکھا تو لوگ آپؐ کے اس بیان کے بعد سے بڑے فکر و غم میں پڑے ہوئے تھے۔ اسما کہتی ہیں کہ آپؐ نے دروازہ کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرمایا اسماء کہو کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ دجال کا ذکر سن کر ہمارے دل تو سینے سے نکلے پڑتے ہیں اس پر آپؐ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں اس سے نمٹ لوں گا۔ ورنہ میرے بعد پھر ہر مومن کا نگہبان میرا رب ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا حال جب آج یہ ہے کہ ہم آٹا گوندھنا چاہتے ہیں مگر غم کے مارے اس کو اچھی طرح گوندھ بھی نہیں سکتے چہ جائے کہ روٹی پکا سکیں بھوکے ہی رہتے ہیں تو بھلا اس دن مومنوں کا حال کیا ہوگا جب یہ فتنہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ آپؐ نے فرمایا اس دن ان کو وہ غذا کافی ہوگی جو آسمان کے فرشتوں کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس۔ (احمد)

تو اب کوئی اشکال نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ دجال جب خدائی کا مدعی ہو تو اس کو خدائی کا سامان بھی دکھانا ضروری ہے اس لئے اس کے ساتھ جنت دوزخ کا ہونا بھی ضروری ہے اور مردہ کو زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ضروری ہے مگر حدیث کہتی ہے کہ یہ سب کچھ بازیگر کے تماشے سے زیادہ نہ ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر اس کو قتل کردیں گے تو اس کی خدائی کا یہ سارا ڈھونگ ایک بندہ کے ہاتھوں کھل ہی جائے گا۔

شیاطین اور ان کے تصرفات کی تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کے ملاحظہ سے گزریں گی۔ مگر اتنی بات اجمالاً یہاں بھی سن لیجئے کہ امور خیر کی تائید فرشتے اور شر کی شیاطین کرتے رہتے ہیں پھر جو طاقت جتنی بڑی مرکزی ہوتی ہے اسی قدر اس اعانت میں بھی قوت اور ضعف کا فرق ہوجاتا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کی تائید میں سارا عالم ملکوت نظر آتا ہے اس کے بالمقابل دجال کی تائید میں سارا عالم شیاطین ہی ہونا چاہئے۔ جن کی نظر صرف ایک عالم مادی اور اس عالم کے بھی ایک مختصر اور محدود گوشہ میں محصور ہو کر رہ جائے۔ ان بیچاروں کے لئے ان حقائق کا سمجھنا بھی مشکل ہے!

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶۲۲) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ - (متفق علیہ)

(۱۶۲۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِيْ اِبْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ

(۱۶۲۲) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ دجال کے متعلق جتنے سوالات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اتنے کسی اور شخص نے نہیں کئے، آپؐ نے فرمایا کہ دجال بھلا تم کو کیا نقصان پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کی لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی (یعنی قحط میں رزق کا پورا سامان ہوگا) آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر و ذلیل تر ہے کہ اس کو یہ سازوسامان ملے (جو ہوگا اس کی حقیقت سب شعبدہ بازی اور نظربندی سے زیادہ نہ ہوگی جیسے ساحرین فرعون کی رسیوں کی۔)۔

(۱۶۲۳) ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کا اور ابن صیاد کا مدینہ کے کسی راستے میں کہیں آمنا سامنا ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں یقیناً اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اس پر وہ بدبخت بولا: اچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کا یہ جملہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر اور سب رسولوں پر ایمان لاچکا۔ (اس کے بعد آپؐ نے اس سے پوچھا) بھلا تجھے نظر کیا آتا ہے؟ وہ بولا مجھ کو پانی پر عرش (ایک تخت) نظر آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو عرش ابلیس ہے جو تجھ کو سمندر پر نظر آتا ہے۔ اچھا تجھ کو اور کیا

(۱۶۲۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سب سے پہلے اس سے اپنی رسالت کے متعلق سوال کیا کہ مقبول یا مردود ہونے کا سب سے پہلا معیار یہی ہے مگر اس نے شروع ہی سے نامعقول بات شروع کی اور اپنے متعلق آپؐ سے یہی سوال کیا اس پر آپ کا جواب کتنا بلیغ تھا کہ آپ نے کسی بے اصل بات کو قابل تردید بھی نہیں سمجھا کیونکہ تردید بھی اسی بات کی کی جاتی ہے جس کا کوئی امکان بھی ہو لہٰذا آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان کا اظہار کرکے اس کو صحیح جواب بھی دیدیا اور خاص اس کے سوال کے جواب سے اعراض بھی کرلیا۔ اس کے بعد جب آپؐ نے مزید تحقیق فرمائی تو اس نے ایک عرش دیکھنا بتایا۔ آپ نے وضاحت فرمادی کہ وہ تو عرش شیطان ہے اس نے بھی اپنے اعوان و انصار کے لئے ایک عرش بچھا رکھا ہے

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ (رواہ مسلم)
(۱۶۲۴) وَعَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ
بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ (رواہ مسلم)
(۱۶۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا اَرٰی قَالَ
لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَھِیَ فِیْ رَاْسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَھَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَنَخَرَ
کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ (رواہ مسلم)
(۱۶۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ
بِالْکَعْبَۃِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ یَنْطِفُ اَوْ یُھَرَاقُ رَاْسُہٗ مَاءً قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا

نظر آتا ہے؟ وہ بولا میرے پاس دو سچے ایک جھوٹا، یا دو جھوٹے تو ایک سچا شخص نظر آتا ہے آپ نے فرمایا چھوڑ دو
اس کو خود ہی اپنی حقیقت کا پتہ نہیں (مسلم)۔
(۱۶۲۴) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی
کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ میدہ کی طرح سفید اور مشک خالص کی طرح خوشبودار ہے۔ (مسلم شریف)
(۱۶۲۵) ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد کو جب میں نے دیکھا تھا تو اس وقت اس کی آنکھ خراب ہو چکی تھی،
میں نے پوچھا تیری یہ آنکھ کب خراب ہوئی؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا اچھا وہ تیرے سر میں ہے،
اور پھر بھی تجھ کو معلوم نہیں؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو تیری لکڑی میں اسے پیدا فرما دے۔ یہ کہہ کر اس نے
ایک ایسی زور کی آواز نکالی جیسے گدھے کی زور کی چیخ ہوتی ہے۔
(۱۶۲۶) ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا اور خواب
میں طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہیں گندم گوں رنگ سیدھے سیدھے بال یوں معلوم ہوتا ہے کہ

اس کے بعد جب آپؐ نے اس کے پاس خبریں لانے والے کے متعلق سوال کیا تو بات بالکل صاف ہو گئی کیونکہ نبی کو خبر دینے والے میں
کاذب ہونے کا احتمال ہی نہیں ہوتا وہ صادق ہی صادق ہوتے ہیں جس کو دو سچے اور ایک جھوٹی یا اس کے برعکس خبریں معلوم ہوں
تو یہ اس کے کاہن ہونے کی دلیل ہے اس لئے اس کے بعد آپ نے اس سے اور کوئی سوال نہیں کیا اور بات صاف ہو گئی۔ اس
حدیث میں ایک قابل غور بات یہ بھی نکلتی ہے کہ ابن صیاد میں دجالیت کی علامات میں تدریج بھی ہے جیسا کہ وقد نفرت
عینہ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے اسی پر دوسری علامات کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔
(۱۶۲۶) دوسری حدیثوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ وہ عروۃ بن مسعودؓ کے بہت مشابہ ہیں
اس حدیث کی تشبیہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان ہر دو افراد سے مراد خاص خاص اشخاص ہی ہیں تو ممکن نہیں کہ وہ شخص مراد ہو جو
عیسیٰ ابن مریم کی صفات یا ہیئت کا حامل نہ ہو جیسا کہ یہاں بعض مدعین کا دعویٰ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ۔ (رواہ البخاری)

(۱۶۲۷) عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لِي مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ وَإِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ بَعْدِي فَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْفَهَانَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ مَدِينَةً بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ فَيَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا ۔ (مسند احمد)

کہ ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں، لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں حضرت عیسٰی بن مریم (علیہ السلام) پھر جو میری توجہ ذرا دوسری طرف گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا لمبا چوڑا آدمی سرخ رنگ سخت گھونگر والے بال، آنکھ سے کانا ایک آنکھ ایسی تھی جیسا اُبھرا ہوا انگور لوگوں نے بتایا یہ ہے دجال اکبر، اور سب سے زیادہ مشابہ شخص دیکھنا چاہو تو بس خزاعۃ قبیلہ کا یہ عبد العزیٰ بن قطن ہے وہ ٹھیک اسی صورت کا تھا۔

(۱۶۲۷) حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے دیکھا تو میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دجال کا ذکر اس طرح فرمایا کہ اس غم میں مجھ کو بیساختہ رونا آگیا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ نکلا اور میں اس وقت موجود ہوا تو تمہاری طرف سے میں اس سے نمٹ لونگا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو پھر یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (اور وہ کانا ہوگا) جب وہ نکلے گا تو اس کے ساتھی اصفہان کے یہودی ہوں گے یہانتک کہ جب مدینہ آئے گا تو یہاں ایک طرف آکر اترے گا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو دو فرشتے نگراں ہوں گے جو اس کو اندر آنے سے مانع ہوں گے، مدینہ میں جو بد اعمال لوگ آباد ہیں وہ نکل کر خود اس کے پاس چلے جائیں گے اس کے بعد وہ فلسطین میں باب لد پر آئے گا عیسٰی علیہ السلام نزول فرما چکے ہوں گے اور یہاں وہ اس کو قتل کریں گے۔ پھر عیسٰی علیہ السلام چالیس سال تک ایک منصف امام کی حیثیت سے زمین پر زندہ رہیں گے۔ (مسند احمد)

Presented by www.ziaraat.com

فَاِنَّہٗ عَذْبٌ بَارِدٌ۔ (رواہ البخاری ۴۹۰/۱) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْھَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَأُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ اَوْ غَیْرُ کَاتِبٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک۔ ف۔ ر۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ الْکَافُ وَالْفَاءُ وَالرَّاءُ

جس کو بھی یہ زمانہ ملے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو دہی ہو اُسی میں داخل ہو جائے کیونکہ درحقیقت وہ آب خنک ہوگا۔ یہاں مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ دجال کی ایک آنکھ میں موٹا سا ناخونہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں گے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔ اور ایک روایت میں۔ کاف۔ الف۔ را۔ ہوگا

کم ازکم ایک منصف کے لئے حقیقت یہ ہے کہ دجال اگر قوم کا لقب ہو تو ابن صیاد کے متعلق حدیثیں اس کی تردید کے لئے کافی ہیں کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابن صیاد کسی قوم کا لقب تھا ورنہ اس کے وجود شخصی کے دیکھ لینے کے بعد اور اس کے والدین کے نام و نسب کی تحقیق کے بعد اس کی گنجائش نکل سکتی ہے پھر ابن صیاد کے دجال کہنے سے احادیث صحیحہ کے انکار کے سوا اور فائدہ کیا جبکہ احادیث صحیحہ میں یہ بیان موجود ہے کہ اس کا قاتل عمرؓ جیسا شخص بھی نہیں ہو سکتا بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مقرر ہیں اور وہ بھی اس ثبوت کے لئے اپنے نیزہ پر اس کا خون دکھا دکھا کر یہ یقین دلائیں گے کہ میں جو عالم تقدیر میں اس کا قاتل مقرر ہو چکا ہوں وہ کوئی معنوی قتل نہیں ہے جو صرف کتابوں کے لکھ دینے سے پورا ہو جاتا بلکہ ایک حسی قتل ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ۔ (رواہ البخاری ص۱۰۴۹) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرُ كَاتِبٍ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك. ف. ر. وَفِي رِوَايَةٍ الْكَافُ وَالْفَاءُ وَالرَّاءُ

جس کو بھی یہ زمانہ ملے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو دہی ہو اُسی میں داخل ہو جائے کیونکہ درحقیقت وہ آبِ خنک ہوگا۔ یہاں مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ دجال کی ایک آنکھ میں موٹا سا ناخونہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں گے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔ اور ایک روایت میں۔ کاف۔ الف۔ را۔ ہوگا

کم از کم ایک منصف کے لیے حقیقت یہ ہے کہ دجال اگر قوم کا لقب ہو تو ابن صیاد کے متعلق حدیثیں اس کی تردید کے لیے کافی ہیں کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابن صیاد کسی قوم کا لقب تھا ورنہ اس کے وجود شخصی کے دیکھ لینے کے بعد اور اس کے والدین کے نام و نسب کی تحقیق کے بعد اس کی گنجائش نکل سکتی ہے پھر ابن صیاد کے دجال کہنے سے احادیثِ صحیحہ کے انکار کے سوا اور فائدہ کیا جبکہ احادیثِ صحیحہ میں یہ بیان موجود ہے کہ اس کا قاتل عمرؓ جیسا شخص بھی نہیں ہو سکتا بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مقرر ہیں اور وہ بھی اس ثبوت کے لیے اپنے نیزہ پر اس کا خون دکھا دکھا کر یہ یقین دلائیں گے کہ میں جو عالمِ تقدیر میں اس کا قاتل مقرر ہو چکا ہوں وہ کوئی معنوی قتل نہیں ہے جو صرف کتابوں کے لکھ دینے سے پورا ہو جاتا بلکہ ایک حسی قتل ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دجّالی فتنہ

یہ واضح رہنا چاہیئے کہ وہ دجالی فتنہ جس کا حدیثوں میں تذکرہ آتا ہے اور جس سے تحفظ کا علاج سورہ کہف کی تلاوت کرنا قرار دیا گیا ہے وہ اسی کے دور میں ظہور پذیر ہوگا۔ جبکہ ایک طرف وہ خدائی کا دعویٰ اور اس سے پہلے رسالت کا دعویٰ کرے گا اور اس کے ساتھ ایسے خارقِ عادات افعال بھی دکھلائے گا جو بظاہر اس کے دعوے کے مؤید نظر آئیں گے اور اس وجہ سے بہت سے لوگوں کے ایمان متزلزل ہوجائیں گے ہمارے زمانے میں مادی ترقیات خواہ کتنی بھی ہوجائیں وہ سب مادّی قوانین کے تحت ہیں ان کو دجالی فتنہ سمجھنا بالکل بے محل بلکہ خلاف واقع بات ہے اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ زمانے میں جو جدید ایجادات سامنے آرہی ہیں وہ عجیب سے عجیب تر ہیں لیکن موجودہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں سب ہی اس میں شریک ہیں اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے مسابقت میں خوب سرگرم ہیں اور ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ اس میدان کا ہیرو کون ہے اس لئے بھی ان میں سے کسی کو دجالی فتنہ قرار دینا قبل از وقت ہے بلکہ ان کو اس کے مقدمات میں شمار کرنا بھی صحیح نہیں۔ اس کا مقدمہ دینی جہل، ضعفِ ایمانی اور طغیانی طاقتوں کا ہمہ گیر اقتدار ہے۔

حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ دجال خود یہودی النسل ہوگا اور اس کے تمام متبعین بھی سب یہودی ہوں گے اور من حیث القوم وہی اس پر ایمان لائیں گے اس لئے دجالی فتنہ کا مرکز درحقیقت یہود ہیں اور اس لئے ہمارے زمانے میں یہودی مملکت کا قیام اور ان کی متفرق طاقتوں کا ایک مرکز پر جمع ہونا اور اسی جگہ جمع ہونا جہاں عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور مقدر ہے اگر اس کو دجالی فتنہ کا مقدمہ کہا جائے تو بجا ہوگا اب رہے نصاریٰ تو وہ ابھی تک عیسائیت کے کم از کم دعویدار ضرور ہے، اور گو حیوانیت کے آخر نقطہ پر پہنچ چکے ہیں مگر ان کا زبانی دعویٰ اب بھی صلیب پرستی ہی کا ہے۔ ادھر روس گو مدعی الوہیت تو نہیں لیکن اس سے بڑھ کر خدائے برحق کا علی الاعلان منکر بھی کوئی نہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد عیسائی تو ان پر ایمان لے آئیں گے جیسا کہ وان من اھل الکتاب (سورۂ نساء) کی تفسیر میں آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور یہودی ایک ایک کرکے قتل ہوجائے گا حتیٰ کہ اگر وہ کسی درخت کی آڑ میں چھپ کر پناہ لینا چاہیے گا تو وہ درخت بول اٹھے گا: "دیکھو میرے پیچھے یہ یہودی ہے اس کو بھی قتل کرو" اس سوانح حیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دجالی فتنہ کا

Presented by www.ziaraat.com

تمام تر تعلق یہود کے ساتھ ہوگا۔ ہمارے زمانے کی مادی ترقیات کے ساتھ اس کا تعلق کچھ نہیں ہے اور نہ ان اقوام میں سے خاص طور پر کسی ایک قوم کے ساتھ ہے جن کے ذریعہ یہ ترقیات سامنے آرہی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر سورۂ کہف کے اور اس فتنہ سے تحفظ کے درمیان ربط کیا ہے کہ اسی کی تلاوت کو اس سے تحفظ کا سبب قرار دیا گیا ہے تو اولاً اصولاً یہ سمجھ لیجئے کہ خوارق جس طرح خود سببیت اور مسببیت کے علاقہ سے باہر نظر آتے ہیں اسی طرح جو افعال ان کے مقابل ہیں وہ بھی سببیت کے علاقہ سے بالاتر ہوتے ہیں مثلاً نظر کا لگنا سب جانتے ہیں کہ یہ صحیح حقیقت ہے اور گو علما نے اس کی معقولیت کے اسباب بھی لکھے ہیں مگر بظاہر اس کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اسی لئے بہت سے اشخاص تو اب تک اس کے قائل ہی نہیں اور اس کو صرف ایک وہم پرستی اور تخیل سمجھتے ہیں لیکن اس کے دفعیہ کے لئے جو صورتیں مجرب ہیں وہ بھی اکثر اسی طرح غیر قیاسی ہیں۔ اسی طرح سمی جانوروں کے کاٹنے کے جو منتر اور افسوں ہیں وہ اکثر یا تو بے معنی ہیں اور جن کے معنی کچھ مفہوم ہیں بھی ان میں سمیت دفع کرنے کا کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا۔ حدیثوں میں بہت سی سورتوں کے خواص مذکور ہیں مثلاً سورۂ فاتحہ کہ وہ بہت سے لا علاج امراض کے لئے شفا ہے اب یہاں ہر جگہ اس مرض اور اس سورت کے مضامین میں مناسبت پیدا کرنے کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملانا بیکار کی سعی ہے۔ پھر اس قسم کی ذہنی مناسبات انسانی دماغ ہر جگہ نکال سکتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک اس کاوش میں پڑنا مفت کی دردسری ہے۔ لیکن بایں ہمہ اگر سورۂ کہف اور دجالی فتنہ کے درمیان کوئی تناسب معلوم کرنا ہی ناگزیر ہو تو پھر بالکل صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ اصحاب کہف بھی کفر وارتداد کے ایک زبردست فتنہ میں مبتلا ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے دل مضبوط رکھے اور اسلام پر ان کو ثابت قدم رکھا جیسا کہ اس سورت کے شروع ہی میں ارشاد ہے: وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعو من دونہ الٰھا لقد قلنا اذاً شططا۔

پس جس طرح صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ محفوظ رہے تھے اسی طرح جب دجال کا سب سے زبردست ارتدادِ کفر کا فتنہ نمودار ہوگا تو اس وقت بھی صرف امدادِ الٰہی ہی سے لوگوں کے ایمان مضبوط رہیں گے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ اس سورۃ کا نزول کفار کی فرمائش پر ہوا تھا، اس لئے بیشتر قصے ان کے جواب میں ذکر کئے گئے ہیں۔ اور اس مناسبت کا یعنی فتنۂ دجال اور سورہ کہف سے اس سے تحفظ کا کہیں ذکر نہیں آتا صرف ایک قیاس آرائی اور قافیہ بندی ہی کہا جا سکتا ہے اور جس کو حدیثِ قرآن سے کوئی مناسبت نہ ہو وہ ان بے تکی باتوں میں پڑ سکتا ہے۔ دجال سے قبل ہی

چند نشانیاں نہیں بلکہ بہت سی علامات مذکور ہیں جن کے اور دجال کے درمیان جوڑ لگانا ایک بڑی دردسری ہے یہاں قرآن کریم نے اپنی صفات میں سے جہاں اپنا قیم ہونا ذکر فرمایا ہے اور عیسائیت کی تردید فرمائی ہے وہ قرآن کے عام مضامین میں سے ایک اہم مضمون ہے جو متعدد اسالیب سے متعدد سُوَر میں مذکور ہے لیکن ان سُوَر کی تلاوت کو کہیں یاد نہیں آتا کہ دجالی فتنے کے تحفظ کے لئے شمار کیا گیا ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہو نہ ہو اس سورۂ خاصہ میں کوئی سبب دوسرا ہوگا۔ ابھی آپ سن چکے ہیں کہ اس سورت کے اول میں چند اشخاص کے تحفظ ایمان کی ایسی عجیب صورت مذکور ہے جس کو قرآن نے اپنے الفاظ میں یوں ادا فرمایا ہے: وتحسبهم ایقاظا وهم رقود۔

گو کہ یہ واقعہ قدرتِ الٰہیہ کے سامنے کچھ تعجب خیز نہ ہو لیکن ایک ضعیف البنیان انسان کیلئے ایک ایسا واقعہ ہے کہ اگر وہ اس کی نظروں میں تعجب خیز نظر آئے تو کچھ تعجب نہیں۔ اس واقعہ کو ذکر فرما کر قرآن کریم نے جو نتیجہ خود اخذ کیا ہے وہ اثباتِ قیامت ہے چنانچہ اس قصہ کو پورا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا: وکذلک اعثرنا علیهم لیعلموا ان وعد الله حق وان الساعة اٰتیة لا ریب فیها۔ اور دجال کی طرف کہیں اشارہ تک یاد نہیں آتا۔ ہاں حدیث میں بیشک اس سورت کے اوائل کے ساتھ اس کے اواخر کا تذکرہ ملتا ہے۔ اب اگر اوائل میں کھینچا تانی کرکے عیسائیت کو دجالی فتنہ قرار دے ڈالا جائے تو پھر اس کے اواخر کے متعلق کیا کہا جائے گا جن میں عیسائیت کی تردید پر کوئی زور نہیں دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دجالی فتنے سے اور عیسائیت کی تردید سے یہاں کوئی تعلق نہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو اس فتنے میں روس عیسائیوں سے دو قدم آگے نظر آتا ہے تو پھر یہ جوڑ بات کہنے کی ضرورت کیا اور عیسائیوں کے تقدم کو اس کی انتہائی شناعت کے باوجود دجالی فتنہ قرار دے ڈالنے سے غرض کیا۔ اصل یہ ہے کہ بہت سی قومیں جب دجال کا ظہور نہ پا سکیں تو انہوں نے دجال کی احادیث کی پیش گوئیاں پورا کرنے کے لئے خواہ مخواہ کی یہ زحمت اٹھائی۔ یہ زحمت اُس زحمت سے کم نہیں جنھوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اپنے زمانے میں نہ دیکھ کر خود عیسیٰ ابن مریم بننے کی سعی ناتمام کی۔ اگرچہ اُن کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے مابین شہر اور نام اور کام اور محل دفن وغیرہ کا اختلاف ہی کیوں نہ ہو مگر اس پر بھی آخر کار انھوں نے ایک عیسیٰ ابن مریم تجویز ہی کر لیا اور لاکھوں انسانوں نے ان کی اس بدیہی غلطی میں تقلید ہی کر ڈالی۔ اسی طرح یہاں عیسائیوں کا جرم تو مسلم ہے مگر انہی کو دجالی فتنہ قرار دے ڈالنا پھر سورۂ کہف کی تلاوت کو اس سے تحفظ کا سبب سمجھ لینا یہ علمی غلطی ہے جس کا نہ احادیث سے کوئی پتہ لگتا ہے اور نہ تاریخ سے

کوئی ثبوت۔ ہاں اگر صرف قیاس آرائی کافی ہو تو بات دوسری ہے، ورنہ عیسائیوں کو قرآن پر ایمان لانا ہے۔ ہاں یہودیوں کو ان کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر جانا ہے اور اس طرح ان دونوں قوموں کا حشر آنکھوں کو نظر آتا ہے۔ پھر دجالی فتنے کو ان پر منطبق کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے؟ کچھ گنجائش ہے اور دجالی فتنے کو کسی فریق پر منطبق کرنا ہی ہے تو یہود کے حق میں اس کا کوئی امکان پیدا ہو سکتا ہے اور بس۔

والحمد للہ اولاً وآخراً

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الذین
فی اولہم نبیہم وآخرہم الامام المہدی علیہ السلام (واما الدجال
الاکبر فہو من الیہود ولیس منا ولسنا منہ لعنہ اللہ لعناً کبیراً)

چہارشنبہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۶۵ء

المدینۃ المنورہ

تمت

المرتضیٰ
خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
کی سیرت مبارکہ پر بے مثال محققانہ تالیف

از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

Presented by www.ziaraat.com

نفائس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید نفیس الحسینی

نفیس منزل
۱۷۷/۳ کریم پارک ○ لاہور
فون: ۷۷۲۸۱۹۰

قاسم العلوم والخیرات

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ

اپنے معاصر تذکرہ نگاروں کی نظر میں

ترتیب
سید نفیس الحسینی

ناشر
سید احمد شہید اکادمی
نفیس منزل
۱۷۷/۳ کریم پارک ○ لاہور
فون: ۷۷۲۸۱۹۰

Presented by www.ziaraat.com

سید احمد شہید سے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے روحانی رشتے

سید نفیس الحسینی

ناشر

سید احمد شہید اکادمی

نفیس منزل

۳/۱۷۷ کریم پارک ○ لاہور

فون: ۷۷۲۸۱۹۰

شعرُ الفراق

بیاد

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہ (م ۱۳۲۳ھ)

قطب العالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس سرہ (م ۱۳۳۷ھ)

قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ (م ۱۳۸۲ھ)

تالیف : نفیسؔ حسینی

ناشر

سید احمد شہید اکیڈمی

لاہور ○ پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

قادیانیت

مطالعہ ـــــ و ـــــ جائزہ

از

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

و

رکن عربی اکادمی، دمشق

ناشر

سید احمد شہید اکیڈمی

لاہور ○ پاکستان

نستعلیق نامہ

آثارِ خامۂ نفیس رقم

جمع و ترتیب

حافظ سید انیس الحسن رحمہ اللہ

ناشر

دار النفائس

کریم پارک ۳ راوی روڈ لاہور

مطبع: اولمپیا آرٹ پریس

Presented by www.ziaraat.com

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحسن والحسین

"ھما ریحانتای من الدنیا"

"حسن اور حسین میری دنیا کی بہار ہیں" رضی اللہ عنہما

العییخ الصنی

حبِ آلِ محمد ﷺ

تقریر: سید ابوبکر غزنوی

امیر المومنین سیدنا علیؓ اور سیدنا حسینؓ

کے بارے میں

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا صحیح مسلک

تحریر

مولانا محمد اویس ندوی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ التفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

Presented by www.ziaraat.com

سیدنا علی و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما

مصنفہ

برِّ صغیر کے مایہ ناز مؤرخ و محقق اور عالمِ دین

قاضی اطہر مبارکپوری رحمہ اللہ کی لاجواب تصنیف

جس میں

حضرات علیؓ۔ حسینؓ۔ حسنؓ۔ ابن زبیرؓ۔ معاویہؓ۔ اور یزید
عمر بن سعد اور عبید اللہ بن زیاد وغیرہم کے معاملات وقضایا پر
حدیث اور تاریخ ورجال کی صحیح اور مستند کتابوں سے روشنی ڈالی
گئی ہے اور کتاب

خلافت معاویہ ویزید

کی افترا پردازیوں، غلط بیانیوں اور عبارتوں میں قطع و برید کی کارستانیوں کو بے نقاب کیا گیا ہے نیز جن کتابوں سے اس کے مولف نے اپنا غلط مقصد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ان ہی کتابوں سے صحیح واقعات اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ طبع سلیم اور عقل مستقیم ان تشاجرات و قضایا کے بارے میں مطمئن ہو جائے۔

تلخیص

سید نفیس الحسینی

Presented by www.ziaraat.com